دیوانِ ساقی

مصنف: سیّدی یونس الگوہر

ریاضِ مالک الملک

دیوانِ شاہی

مصنف: سیّدی یونس الگوہر

www.GoharShahi.com

www.YounusAlGohar.org

Compiled By

Mehdi Foundation International

First Edition 1000 Copies

2016

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱	مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کا تعارف	۳
۲	**کلمہ ریاض ...... لا الہ الا ریاض**	۴
۳	ریاض دا کلمہ	۵
۴	گوہر گوہر پکاروں	۶
۵	آ دلربا	۷
۶	عرقِ غم	۸
۷	کلمہ سبقت	۹
۸	دل	۱۰
۹	نظرِ کرم	۱۱
۱۰	باتیں اہمیت رکھتی ہیں	۱۲
۱۱	بجھ گیا دل	۱۳
۱۲	میرے سرکار	۱۴
۱۳	محبت کے مندر	۱۵
۱۴	دیکھو گوہر عشق میں	۱۶
۱۵	من طالب ریاض هستم	۱۷
۱۶	اِک چاہت	۱۸
۱۷	مرکزِ دل	۱۹
۱۸	آتشِ عشق	۲۰
۱۹	گوشہ نشینی	۲۱
۲۰	گوہر کو راضی کرنا	۲۲
۲۱	گوہر کل جگ کے امام	۲۳
۲۲	گوہر لوٹ آؤ	۲۴
۲۳	گوہر مہدی ایشور اللہ	۲۵
۲۴	نام گوہر سے بڑھ کر	۲۶
۲۵	حجراں وچوں	۲۷
۲۶	حجرِ اسود کا فیض	۲۸
۲۷	حلقہ جمال یارم	۲۹
۲۸	نظرا!	۳۰
۲۹	دید کی بازی	۳۲
۳۰	پریت	۳۳
۳۱	تیرا نقش تجھ کو پکارے ہے گوہر	۳۴
۳۲	رب اعلیٰ رب اکبر ریاض رب ریاض	۳۵
۳۳	چشم گوہر	۳۶
۳۴	دل ربائی	۳۷
۳۵	فعل خدا	۳۸
۳۶	حسن گوہر	۳۹
۳۷	عشق گوہر کا فوارہ	۴۰
۳۸	گوہر بولے خیر ہے	۴۱
۳۹	جلوۂ یار	۴۲
۴۰	جنونِ محبت	۴۳
۴۱	**گوهرشاهی شافی گوهرشاهی کافی**	۴۴
۴۲	سنگِ جاناں	۴۵
۴۳	نظرِ گوہر سے جلے ہے شمع	۴۶
۴۴	خود میں مجھ ہی پاؤ	۴۷
۴۵	روحِ بیقرار	۴۸
۴۶	رمزِ دلبر	۴۹
۴۷	حسن یونس	۵۰
۴۸	محبت ہوں	۵۱
۴۹	یونہی برسوں	۵۲
۵۰	صاحبِ منزل	۵۳
۵۱	**شاہِ عشق**	۵۴
۵۲	مقصد ہمارا گوہر	۵۵
۵۳	ماسوا گوہر کے سجدہ کفر ہے	۵۶
۵۴	مست نگاہِ ریاض کی مے	۵۷
۵۵	مہدی کا ساتھ	۵۹
۵۶	دلبری	۶۰
۵۷	میں کیا	۶۱
۵۸	ریاض الجنہ کے راجا	۶۲
۵۹	مشکِ ریاض	۶۳
۶۰	**منجانبِ جانِ من گوهر شاهی**	۶۴
۶۱	عظمت میرے گوہر کی	۶۵
۶۲	از گوہر غافل مباش	۶۶
۶۳	نام گوہر ہے پیارا	۶۷
۶۴	پائے گوہر	۶۸
۶۵	پاس آتے ہو	۶۹
۶۶	تیری یاد	۷۰
۶۷	**مالکِ ریاض الجنه**	۷۱
۶۸	روک دے دھڑکن اس دِل کی	۷۲
۶۹	گوہر تیرے لئے	۷۳
۷۰	صحبتِ یونس	۷۴
۷۱	صورتِ گوہر	۷۵
۷۲	تنازع	۷۶
۷۳	تیری حمد	۷۷
۷۴	لطفِ گوہر شاہی	۷۸
۷۵	ابرِ زلفِ یار	۷۹
۷۶	گوہر شاہی	۸۰
۷۷	پریم کا بھگتی	۸۱
۷۸	ھستِ روح	۸۲
۷۹	ساڈا چڑیاں دا چمبہ	۸۳
۸۰	دنیا	۸۴
۸۱	حسن لازوال	۸۵
۸۲	وہ مسکرا رہے ہیں	۸۶
۸۳	یادِ گوہر	۸۷
۸۴	گوہر نے ٹھانی ہے	۸۸
۸۵	موجِ نفس	۸۹
۸۶	Gohar Shahi Is EveryWhere	
۸۷	How Do I Explain What Do I Think	
۸۸	Mehdi In The Moon	
۸۹	O People Of Mosses	
۹۰	حسن مجسم	۹۴
۹۱	**معشوق روحی ریاض دلبر**	۹۵
۹۲	چشم راہ	۹۶
۹۳	لیلائی کے فسانے	۹۷
۹۴	ذکرِ خاص	۹۸
۹۵	چہرہ ذوالجلال	۹۹
۹۶	**اشعار**	۱۰۰

مالک الملک ریاض احمد گوہر شاہی امام مہدی

حلف نامہ

امام مہدی ال منتظر ریاض احمد گوہر شاہی کو گواہ بنا کر حلف اٹھاتا ہوں کہ سرکار گوہر شاہی کی توفیق سے دائمی طور پر وفادارِ گوہر شاہی رہونگا

سب سے افضل حق گوہر شاہی ہے، یہی میری زندگی کا مقصد ہے۔

حق گوہر شاہی کے اظہار میں کسی شخصیت، رشتہ دار یا انانیتِ نفس کا لحاظ نہیں کرونگا

کسی کے بھی زیرِ اثر آ کر کبھی بھی حق گوہر شاہی سے منہ نہیں موڑوں گا

کسی خاندان، شخصیت، رشتہ دار یا نفس کی انانیت کو راہِ گوہر میں آڑے نہیں آنے دونگا

غیبت، بخل، حرص و حسد، کبر و عناد اور دیگر باطنی عیوب کا علاج کرونگا۔

جب تک اِن بیماریوں کا علاج نہیں ہو جاتا، اِن کو مشن سے دور رکھوں گا اور کسی بھی طور ان بیماریوں کی وجہ سے مشن میں رخنہ نہیں ڈالوں گا

یہ مشن سرکار گوہر شاہی کی رضا کے لئے کیا جا رہا ہے، اِس لئے میں بھی محض رضائے گوہر شاہی کی خاطر اِس مشن کی بے لوث خدمت کرونگا

مشن میں کسی قسم کی سیاست نہیں کرونگا۔ (عظمتِ گوہر شاہی اور ناموسِ گوہر شاہی سے متعلقہ) مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے اغراض و مقاصد سے منحرف نہیں ہونگا

اُس وقت تک مہدی فاؤنڈیشن سے استعفیٰ نہیں دونگا جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ مہدی فاؤنڈیشن مالک الملک ریاض احمد گوہر شاہی کی ذات سے جدا ہو گئی ہے۔

تا دمِ حیات مہدی فاؤنڈیشن کی خدمت کرتا رہوں گا، جب تک مہدی فاؤنڈیشن مالک الملک ریاض احمد گوہر شاہی کے مفادات کی امین ہے۔

میرا مالک و مولیٰ بجز گوہر شاہی کوئی نہیں، بس گوہر شاہی کی وفا میں ہی ثابت قدم رہوں گا، انشائے گوہر

بجز گوہر شاہی کسی کی بھی تعظیم میرے لئے شرک ہوگی۔ میرا ایمان و عقیدہ ہے کہ سوائے گوہر شاہی کوئی عبودیت کے لائق نہیں ہے۔

میرا ہر قدم راہِ گوہر شاہی میں اُٹھے گا۔ میرا سر صرف گوہر شاہی کے آگے ہی جھکے گا۔

میں کسی گستاخ سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گا خواہ ایسا شخص کسی بھی مذہب، گھرانے یا خاندان سے متعلقہ ہو۔

ہر مصدقہ فرمانِ گوہر شاہی میرے لئے قرآن و حدیث سے افضل ہوگا۔ میں دینِ الٰہی کو اپنی زندگی میں ڈھالوں گا۔ دینِ الٰہی سے افضل کوئی کلام نہیں، اِس لئے اِس کی موجودگی میں مجھے کسی اور کلام کی ضرورت نہیں ہے۔ دینِ الٰہی کی ترویج و اشاعت، چاند، سورج، حجرِ اسود، پرچارِ مہدی میری زندگی کا اوّلین مقصد ہے۔

میری ہدایت، رہبری اور فیض کے لئے گوہر شاہی اور اُن کا نمائندہ کافی ہیں۔

نمائندہ، سیّدی یونس الگوہر کو سرکار گوہر شاہی نے خود مقرر فرمایا ہے، لہٰذا ہدایت اور نمائندہ دونوں منجانب سرکار گوہر شاہی ہیں۔

ہر مصیبت میں بجز گوہر شاہی کسی کو نہیں پکارونگا۔

گوہر شاہی ایک ہی تھا، ایک ہی ہے اور ایک ہی رہے گا۔ میرے لئے وہی گوہر شاہی کافی ہے جس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ میں برسوں قبل دے چکا ہوں۔

چونکہ دینِ الٰہی کے مطابق گوہر شاہی نے دوبارہ ارضی ارواح کے ذریعے یعنی جسم سمیت آنا ہے، اِس لئے مزار میں کچھ نہیں ہے۔

خالی عمارت کو سجدہ کرنا شرک ہے، اِس لئے میں مزار کو گوہر شاہی سے منسلک یا منسوب نہیں سمجھتا۔ جو کوئی اِس نیت سے مزار پر جائے کہ وہاں گوہر شاہی موجود ہیں، میری نظر میں وہ مشرک ہے، اور مشرکوں سے میرا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

میرا ایمان و عقیدہ ہے کہ گوہر شاہی میرے حال پر شاہد ہیں، وہی میرے لئے کافی ہیں۔

میرے مالک گوہر شاہی جیسا کوئی نہیں، جو سرکار گوہر شاہی کے علاوہ کسی اور کے آگے جھکے وہ مردود ہے۔

سرکار گوہر شاہی امام مہدی ہیں اور آپ اپنے وعدے کے مطابق بہت جلد دوبارہ اس دنیا میں ظاہر ہونگے، میں آپ کا منتظر ہوں۔

جو میرا رخ سرکار گوہر شاہی سے پھیرنے کی کوشش کرے وہ دجال ہے۔

میرا جینا، میرا مرنا، میری عبادت، میری پوجا فقط سرکار گوہر شاہی کے لئے ہے۔ آپ کا انتظار کرنا اِس دور کی سب سے بڑی عبادت ہے، اِس کے علاوہ کوئی حق نہیں۔

میں ایسے کسی شخص سے کوئی مطلب نہیں رکھوں گا جو مجھے سرکار گوہر شاہی سے دور لے جانے کی کوشش کرے۔ ایسا شخص ذہنی طور پر مفلوج اور باطنی طور پر حق سے محروم ہے۔

میرا جینا، میرا مرنا فقط امام مہدی گوہر شاہی کے لئے ہے۔

اتمامِ حق گوہر شاہی پر ہو چکا ہے، اور کوئی نہیں آئے گا۔

چونکہ امام مہدی گوہر شاہی کا حق سب سے بلند اور سب سے مقدم ہے، اس لئے اس حق کی راہ میں باطل قوتیں برسر پیکار ہیں، اور آئے دن کوئی نا کوئی فتنہ پیدا کرتی رہتی ہیں۔

لیکن جس کے قلوب میں اسم ریاض یا اسم گوہر کامل ہو چکا ہے اس کا محافظ گوہر شاہی ہے۔

سرکار کا فرمان ہے کہ جس مذہب میں جو چیز حرام ہے اُس مذہب کے لوگوں پر وہ چیز حرام ہے، سوائے اُن لوگوں کے جو ذبح ہو جائیں۔ دونوں میں سے کوئی ایک چیز عشق کی بھٹی میں جل جائے یا تو قلب یا روح، اگر کسی کا قلب یا روح عشق کی بھٹی میں جل گئے تو وہ مقام ذبح پر پہنچ جاتا ہے پھر اُس پر اس مذہب کی پابندی نہیں رہتی۔

☆......☆......☆

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کا تعارف

☆......☆......☆

عظمت گوہر شاہی کی امین......قلب گوہر شاہی کی مکین

عشق ریاض کا ساز......زُلف ریاض کا ناز

کرنا ہے ہر ایک کو زُلف گوہر کا اسیر.....ہو جا گوہر کا بھکاری کر لے دل کو امیر

میرا گوہر رب کا پیر......میں ہوں رانجھا، گوہر ہیر

گوہر عشق کا امیر....باقی سارے ہیں فقیر

گوہر میرا ہے دلدار....میری روح کا سنگھار

بھر لے عشق کا بہروپ....سوہنا گوہر کا ہے روپ

ادائے ریاض کا انداز.....صوت ریاض کا گداز

یہ ہے قافلہ عشق ریاض......اسمیں شامل ہے منشائے ریاض

یہ ہے پرچار مہدی کی تحریک

اس کو کہتے ہیں مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

☆......☆......☆

(شارجہ)

۲۰۰۴

کلمہ ریاض ...... لا الہ الا ریاض

......☆......

☆لا مسجود الا ریاض ...... لا معبود الا ریاض☆

☆لا موجود الا ریاض ...... لا الہ الا ریاض☆

ریاض الجنۃ جانے والو! ...... ورِدِ ریاض کرو ہر دم
محوِ ریاض رہو ہر دم ...... لا الہ الا ریاض

عیسیٰ ؑ بھی بولے رُ رُ ریاض ...... ادریس ؑ بھی بولے رُ رُ ریاض
ہم سب بولیں رُ رُ ریاض ...... لا الہ الا ریاض

چاند میں چمکے رُ رُ ریاض ...... شمس میں چمکے رُرُ ریاض
روح میں چمکے رُ رُ ریاض ...... لا الہ الا ریاض

جو تو نے ڈالی نظر نور کی ...... جب میرے دل پر
تو دل میں ہونے لگا ...... لا الہ الا ریاض

کسی نے پوچھا کہ ...... سبقت کا کلمہ کونسا ہے؟
تو میرے دل نے کہا ...... لا الہ الا ریاض

کون ومکاں میں ہیں رُریاض ...... جسم میں جان میں ہیں رُ ریاض
تجھ میں بھی مجھ میں بھی ہیں رُریاض ...... لا الہ الا ریاض

مالک و خالق ہیں رُریاض ...... ظاہر و باطن ہیں رُریاض
حامی و ناصر ہیں رُ ریاض ...... لا الہ الا ریاض

پوچھا سب نے کیا ہے ناز ...... دل سے گونج اُٹھی یہ آواز
تو ہے میرا مالک ریاض ...... لا الہ الا ریاض

بن جاؤں میں ایسا ساز ...... ہر دم بولے رُ رُ ریاض
گونجے من سے یہ آواز ...... لا الہ الا ریاض

ہوش بھی ہو مدہوشی بھی ...... بات بھی ہو ، خاموشی بھی
جدھر دیکھوں، اُدھر ہو رُریاض ...... لا الہ الا ریاض

پوجوں تجھے اور چوموں تجھے ...... تجھ سے میں راز نیاز کروں
ہر دم ریاض، ریاض کرو ...... لا الہ الا ریاض

قلب یونس کا سکھ اور چین ...... ریاض حبیبی نور العین
ریاض حبیبی نور العین ...... لا الہ الا ریاض

☆......☆......☆

(لندن)

ریاض دا کلمہ

......☆......

اساں ریاض دا کلمہ پڑھنا اے، تے ریاض نوں سجدہ کرنا اے
جینوں نسناں اے اونس جاوے، اساں ریاض دے ناں تے مرنا اے
رب ریاض گوہر دے نال اساں کُجھ قول قرار وی کیتے نیں
گوہر دے نعرے لانے نیں، حالے عشق دا رولا پانا اے
ریاض الجنہ گوہر دا گھراں، جتھے سارے اللہ چاکر نیں
رب ریاض ہی دینِ الٰہی اے، اللہ وی رُ رُ کرنا اے
اساں دنیاں نوں سمجھنا اے ، گوہر دا رنگ چڑھانا اے
مہدی دا نعرہ لانا اے ، دجال دا کم وی پانا اے
یونس تُوں کملا جھلا ایں، ہر ویلے ہوکے بھرنا ایں
اساں شاہی تخت وچھانا اے، تُو اینویں مرنا چاہنا ایں

☆......☆......☆

۱۸ اکتوبر ۲۰۰۴

(لندن)

گوہر گوہر پکاروں

(اضافی قصیدہ)

......☆......

گوہر گوہر پکاروں میں مولا ...... مجھ سے گوہر کو راضی تُو کر دے
چھین لے ایسی نعمت خدارا ...... جو مجھے دور گوہر سے کر دے
التجا سن لے ٹوٹے دِلوں کی ...... آہ سن لے تُو اِن بے کسوں کی
تُو ہی سنتا ہے اِن دل جلوں کی ...... تُو ہی آشا ہے اِن بے بسوں کی
در پہ آیا ہے گوہر سوالی ...... لوٹ کر یہ نہ جائے گا خالی
تُو ہی داتا ہے گوہر تُو ہی والی ...... بس تیری ہر عطا ہے نرالی
نام تیرا ہی نکلا زباں سے ...... اے گوہر جب بھی گویا ہوئے ہم
تجھ کو دیکھا تو تیرے ہوئے ہم ...... واسطے تیرے پیدا ہوئے ہم
زیست ہے تیری نظروں میں رہنا ...... موت ہے تیری نظروں سے گرنا
قہر ہے تیری نظروں کا ہٹنا ...... ہے ظہر تیری نظروں سے چلنا
ہے محبت اِن آنکھوں کا بہنا ...... زخم کھا کر کسی سے نہ کہنا
چپکے چپکے ہر اِک ظلم سہنا ...... جاں بھی دے کر وفادار رہنا
تُو ہی کہہ دے کیا تیرا نہیں میں ...... کیا گوہر تجھ پہ شیدا نہیں میں
کیا آس پر تیری زندہ نہیں میں ...... کیا گوہر تیرا بندہ نہیں میں
ظلم ظالم کی ٹھہری وراثت ...... میرے دل کی دعا ہے محبت
حبِ گوہر ملے ایسی قسمت ...... گوہر والوں کے دل کی ہے دولت
احترازِ وفا ہے یہ نفرت ...... مبتلائے جفا ہے یہ فطرت
عشقِ گوہر گوہر کی ہے سطوت ...... قلبِ معشوق کی نیاری نصرت
ایسی شریعت سے کیا فیض ہوگا ...... جس میں مہکے نہ خوشبوئے گوہر
وہ طریقت کہاں ہے طریقت ...... جس میں شامل نہیں رنگِ گوہر
ہے حقیقت وہی بس حقیقت ...... جس میں جھلکے تیرا عکس گوہر
معرفت ہے تیری مسکراہٹ ...... رتبہ کیا ہے بجز نظرِ گوہر
یونسؔ سوختہ کا ہے نعرہ ...... دل ہے تیری محبت میں ہارا
تیرے افکار سے دل ہوا نیارا ...... تیری الفت کا بہتا ہوا دھارا

☆......☆......☆

۱۹۹۷

(مانچسٹر)

آ دلربا

......☆......

آ دلربا دل میں آ ، سن ذرا ٹوٹے دل کا فغاں
کچھ نہیں بن تیرے تو ہی ہے میرے دل کی زباں
میرے چھوٹے سے دل میں اگر آئے جو بن تیرا
میرا دل تیرے جلوے سے ہو جائے تیرا مکاں
تیرا چہرہ اگر مسکراتا رہے
میرے دل کو یہی بس لبھاتا رہے
تیرے جلووں میں کھو جاؤں میں اس طرح
ڈھونڈتا مجھ کو رہ جائے یہ جہاں
ایسی وارفتگی کیجئے مجھ کو عطا
تیرے قدموں میں مٹ جائے نام و نشاں
تیرے چہرے کی لالی میری زندگی
مہ رخ کے سوا گوہری زندگی مجھ کو ملتی کہاں

☆......☆......☆

۱۷ اکتوبر ۲۰۰۴

(لندن)

عرقِ غم

......☆......

آتو جائے گا وہ آتے آتے ...... دل کو بھائے گا وہ بھاتے بھاتے
نفرتیں اُس سے بھی لڑتی ہونگی ...... تھک ہی جائے گا وہ جاتے جاتے
اُس نے سیکھی ہے نفرتوں سے محبت ...... نغمہ بن جائے گا گاتے گاتے
درد اور زخم کا رکھتاہے بھرم ...... مر ہی جائے گا مرتے مرتے
لمس زخمی ہے ، مسیحائی کہاں ؟ ...... مرہم بن جائے گا رکھتے رکھتے
اُن کی آنکھو ں میں جھرنا درد دِکھے ...... بہہ ہی جائے گا بہتے بہتے
شمس و قمر سے دوستی اُس سے نبھی ہے ...... ڈھل ہی جائے گا ڈھلتے ڈھلتے
دھوپ اور کنارے اُس سے خفا رہیں ...... جل ہی جائے گا جلتے جلتے
اے نازنینِ جانِ الم ، غم ہو سلامت ...... سلسلہ درد کا چلتا جائے گا چلتے چلتے
آنکھوں سے پلائی تو تہمتِ عشق ملے گی ...... باتوں سے ہی ہو جائے گا نشہ ہوتے ہوتے
اندازِ گفتگو سے فریبِ نظر جو بھالی ہو ...... منقطع سلسلۂ الہام ہو جائے گا ہوتے ہوتے
یونس ؔ نہیں گویا ہو عرق ِ غم ...... سہتا جائے گا سہتے سہتے

☆......☆......☆

۲۰ جون ۲۰۰۶

(لندن)

کلمہ سبقت

......☆......

اَب گوہر ہی فیصلہ کرے گا اِس حقیقت کا
کلمہِ اصل جو پھیل رہا ہے سبقت کا
شمس و قمر میں صورتِ گوہر ہے نمایاں
اَب دینا ہی ہو گا جواب اس چاہت کا
طوفانِ عشق ہی فیصلہ کرے گا شمع قلب کا
شمع وہ جلے گی جس میں دم ہوگا مصیبت کا
آؤ ...... چلو سنگ سنگ میرے اے دوستو!
گر قلب میں جما ہے پہاڑ ہمت کا
بجھ چکے ہیں چراغِ محمدی و موسوی
جگمگا رہا ہے فانوسِ عشق گوہریت کا
نفرت اُبل پڑی ہے مانند تعفن
اب اثر ہو رہا ہے والناس پہ محبت کا
یونسؔ ہمیں پرواہِ نشیمن بھلا کیوں
جب رِریاض سایہ ہے مدد و نصرت کا

☆......☆......☆

۱۸ اکتوبر ۲۰۰۴

(لندن ۔ صبح 03:34 پر)

دل

......☆......

عرصہ ہوا حواس سے عاری ہے میرا دل ...... بے تابیوں سے پُر، زخم کاری ہے میرا دل
جو زندگی عزیز تھی لگتی ہے اَب گھٹن ...... اَب زندگی کی نعش پہ بھاری ہے میرا دل
بستر کی سلوٹیں تو ہیں کم خوابی کی دلیل ...... کس نیند کی تلاش میں جاری ہے میرا دل
خاموشیوں کی نغمہ سرائی میں کیف ہے ...... ہلچل میں اب سکوت کی طاری ہے میرا دل
خودفراموشی اور خود بیگانگی دل سے ملی مجھے ...... اِمکان سے دور، عشق حواری ہے میرا دل
زلفِ گوہر نے ڈھانپ لیا شوخیِ دل کو ...... اب فطرتِ لطیف خماری ہے میرا دل
دل کے قمار خانے میں قلاش ہو گیا ...... اِک عشق کی بازی کا جواری ہے میرا دل
انسان سراپا ہوں پے انسان گماں ہوں ...... اب فطرتِ انساں سے بے زاری ہے میرا دل
حسن گوہر سرمایۂ دل کب کا ہوا ...... اب جلوۂ گوہر کا بھکاری ہے میرا دل
انسان سے تعلقہ رکھنے نہیں دیتا ...... نظرِ گوہر سے عشق سواری ہے میرا دل
حسنِ گوہر گلاب اور عشقِ گوہر شجر ...... اِن دو کے بیچ ایک کیاری ہے میرا دل
رکھتا ہے بغضِ عشق کے دشمن سے یوں گویا ...... تلوار عشق اور جفا کاری ہے میرا دل
اندازہ دردِ دل اندوہ نہ کی جیو ...... زلفِ وفائے ریاض کا ہاری ہے میرا دل
گوہر بنا گوہر بھلا کس طرح آئے ہے ...... پس یک وجودِ جاں گوہرداری ہے میرا دل
دل دل نہیں پے دل ہے دلِ دل دلیل ہے ...... یک جنبشِ ریاض جاں واری ہے میرا دل
دل، دل نشیں کے جلوۂ مہتاب سے رنگیں ...... نقشِ لبِ معشوق نگاری ہے میرا دل
یونس دلِ بے چین کو لیکر کہاں جاؤں ...... ہر لمحہ یوں لگتا ہے کہ بس حواری ہے میرا دل

☆......☆......☆

۲۱ دسمبر ۲۰۰۳

(ممبئی، ہندوستان)

نظرِ کرم

......☆......

اے گوہر عقل سے تو میں بیزار ہوں ...... عشق کی اب تیرے میں طلب گار ہوں

اے گوہر تیری نظرِ کرم چاہیے

غم بلا اور مصیبت سے میں خوار ہوں ...... مجھ پہ نظرِ کرم ہو خطا کار ہوں

اے گوہر تیری نظرِ کرم چاہیے

تیری نسبت ملی ، تیری الفت ملی ...... تیری رنگت ملی، تیری سنگت ملی

اے گوہر تیری نظرِ کرم چاہیے

تیری نظروں میں اب آ گئی ہوں گوہر ...... تیری بانہوں میں اب آ گری ہوں گوہر

اے گوہر تیری نظرِ کرم چاہیے

مجھ کو رنج و الم اب ستانے لگے ...... وسوسے میرے دل میں سمانے لگے

اے گوہر تیری نظرِ کرم چاہیے

جال شیطان اپنا بچھانے لگا ...... رسمِ دنیا میں مجھ کو پھنسانے لگا

اے گوہر تیری نظرِ کرم چاہیے

تجھ کو دنیا میں کیا چاہیے ...... بس گوہر تیری نظرِ کرم چاہیے

☆......☆......☆

یکم جنوری ۲۰۰۵

(لندن)

باتیں اہمیت رکھتی ہیں

......☆......

میں کہتا ہوں ان کی باتیں ۔۔۔منہ سے میرے نکلتی ہیں
کہنے والے کو تم چھوڑو ۔۔۔باتیں اہمیت رکھتی ہیں

گر ہو باتوں سے نور برآمد ۔۔۔سیدھی دل میں اُترتی ہیں
ان باتوں سے گوہر والوں کی ۔۔۔تقدیریں بدلتی ہیں

میرا مقصد حبِ گوہر ہے ۔۔۔دل میں تمہارے آجائے
اسی بہانے زندہ ہوں ۔۔۔اِس آس پہ سانس چلتی ہیں

کیوں بدظن ہو مجھ سے لوگو ۔۔۔میں تو ایک پرندہ ہوں
یادِ گوہر پر رواں دواں ہوں ۔۔۔میری اپنی کیا ہستی ہے

فطرت سے مجبور ہیں ہم ۔۔۔ورنہ لہریں کبھی طغیانی میں ڈوبتی ہیں

ایک ہے وعدہ صدیوں پہلے دلبر نے اس دل سے لیا ۔۔۔وعدہ وفا ہو جائے

تم سے گلہ کیوں ہوگا، ہم کو کیا کوئی امید بھی تھی ۔۔۔آنکھوں کی اپنی مرضی ہے جانے کیوں یہ روتی ہیں

☆......☆......☆

۹ اکتوبر ۲۰۰۷

(لندن)

بجھ گیا دل

......☆......

بجھ گیا دل جو تیری یاد میں زندہ تھا کبھی
ڈھل گیا خواب جو تعبیرِ شرمندہ تھا کبھی
گھونسلا خالی ہوا اور چہک معدوم ہوئی
اب یہ پرواز سے عاری ہے پرندہ تھا کبھی
رنج سے رنگ ہوا فق کہ حوادث بکھرے
نالۂ ناب سے نکلا جو پائندہ تھا کبھی
اب نہ صورت ہے کسی غم کی نہ اندوہِ غم
مٹ گیا دل تو غم دل جو رنجیدہ تھا کبھی
خود فراموشی میں کیا کس سے شناسائی ہو
اس دلِ بے نشاں کی آہ کہ زندہ تھا کبھی
تجھ کو ڈھونڈا تو فراموش کر دیا خود کو
اب تو یونسؔ بھی نہیں جو تیرا بندہ تھا کبھی
عشق کی جوت سے ایسی اگن اِس من میں لگی
مٹ گیا دل وہی جو عشق دھندہ تھا کبھی
آہ......اس دل میں تیری یاد بھی نہیں باقی
چشمِ بے چشم ہے خالی کہ جو دیدہ تھا کبھی

☆......☆......☆

۱۲ فروری ۲۰۰۴

(دبئی)

میرے سرکار

......☆......

بُرے کو چھوڑنا کیا پیار ہے میرے سرکار
نبھاؤ مجھ کو میرے عیب کو میرے دلدار
نہیں ہے کوئی ہنر مجھ میں، میں کھوٹا سکہ ہوں
پر تیرے عشق کی عنایتیں مجھے درکار
اتنی قربت ہے بھلا کیسے چھوڑ دو گے تم
تم میری جان ہو، ایمان ہو میرے سرکار
کون قابل ہے بھلا تیرے عشق کا گوہر
نام لیوا ہوں، تیری نظر ہے مجھے درکار
کچھ تو نسبت ہے میری تجھ سے کہ میں روتا ہوں
اور تیرے نام پر آنسو بہے میرے ہر بار
میری اوقات ہی کیا خود کو جو میں سمجھوں کچھ
تُو رہے دل میں میرے، کہہ دیا تجھے دلدار
یہ نہ کہنا کہ عیب ہوں تو چھوڑ دوں گا تجھے
میں ابنِ عیب ہوں، فطرت کی مجھے بھرمار
میں خاک دار میں، عیبی ہوں، سیاہ من ہے میرا
اے شہنشاہِ عشق اِک نظر مجھے درکار
کون کھائے گا ترس تیرے بندے یونسؔ پر
تو ہی جو عیب میرے دیکھ کر رہے بیزار

☆......☆......☆

۱۵ فروری ۲۰۰۴

(دوبئی تا لندن)

محبت کے مندر

......☆......

چراغِ محبت جلاتے رہیں گے .... نغماتِ گوہر سُناتے رہیں گے
تاریکی نفرت کی چھائی ہے ہرسو .... محبت کی لو ہم بڑھاتے رہیں گے
ہے انسانیت کی ضرورت محبت .... تو پیغامِ الفت بتاتے رہیں گے
ہوا نفرتوں سے اب انسان عاجز .... محبت کی محفل سجاتے رہیں گے
ہمیں تو فکر ہے کہ دُنیا ہے پیاسی .... تو جامِ محبت پلاتے رہیں گے
محبت نہ مسلم، نہ ہندو یہودی .... ہر انسان کے دل میں محبت خدا کی
ہر انسان کے دل میں چہرہ گوہر .... بسایا گوہر نے بساتے رہیں گے
محبت ہے راما، محبت گوہر ہے .... محبت ہے موسیٰ محبت محمدؐ
محبت ہی پیغامِ گوہر ہے لوگو! .... صدائے محبت لگاتے رہیں گے
محبت کا مندر ہے فقط قلبِ انسان ....ہم تصویرِ گوہر سجاتے رہیں گے
محبت کے مندر بنائے گوہر نے .... محبت کے مندر بناتے رہیں گے
شکستہ دلوں میں چراغِ گوہر .... جلانا ہے ہم کو، جلاتے رہیں گے
جو بیوپار کرتے ہیں نفرت کا لوگو! .... وہ مذہب بہانا بناتے رہیں گے
ہمیں تو خبر ہے گوہر ہے محبت .... ترانے محبت کے گاتے رہیں گے
چمکتے دلوں پر نظر اُسکی ٹھہرے .... دل اسمِ گوہر سے جلاتے رہیں گے
دل آماجگاہ ہے یہی روحِ الفت .... بسایا گوہر نے بساتے رہیں گے

☆......☆......☆

۲۰۰۵

(لندن)

دیکھو گوہر عشق میں

......☆......

دیکھو گوہر عشق میں تورے دیوانی ہوگئی
کیا جانے گی دنیا مورا میں کہاں پر کھوگئی
کیسی پریت لگائی موسے، جان لیوا روگ ہے
موت آنے سے پہلے ہی میں اَدھ موئی سی ہوگئی
آگ لگے سنسار کو ایسے جو نہ پریتم ساتھ ہو
زندگی کو کوستی ہوں، موت کہاں پر کھوگئی
دین دھرم کو میں کیا جانوں، من میں مورا میت ہے
اِن کے درس کرے جس دم تو میں اُن ہی کی ہوگئی
شکوہ درد کا کون کرے ہے؟ ترسی ہوں میں دید کو
نینن سے میں دید کی مالا جپتی تھی اب کھوگئی

☆......☆......☆

۲۰ جون ۲۰۰۵

(لندن ۔ دورانِ شاپنگ)

من طالب ریاض هستم

......☆......

دکھ درد میرا، جینا مرنا، تیرے نام پہ ہے، تیرے نام پہ ہے
لمحے، ساعت، جگنا سونا، تیرے نام پہ ہے، تیرے نام پہ ہے
وہ دل ہی نہیں جو دل تھا کبھی، وہ جاں ہی نہیں جو جاں تھی کبھی
قلب و قالب، جسم و ارواح، تیرے نام پہ ہے، تیرے نام پہ ہے
کم ظرفی ہے گر شکوہ کروں، اُس درد کا جو تُو نے ہے دیا
ہر درد کو اب ہنس کر سہنا، تیرے نام پہ ہے، تیرے نام پہ ہے
گوهر گواہِ من است ، از گوهر هر چه رسد بے عیب است
من بهر حال خواه هستم ، یه حق کی صدا ،تیرے نام په هے
گوهر مرد بلند همت را دوست می دارد
و اعمال پاکیزه رابه نظر قبول مشرف می سازو
از گوهر عافیت می طلبم ، اگر یونس خطا کند، شما عفو کند
رازِ دل که پری روز گم کرده بودم ، ماشاء گوهر ایں راز من امر و ز یافته ام
من طالب ریاض هستم ، من از ریاض آمدم ، من دریں بحرِ عشق غرق شدن خواهم

☆......☆......☆

۲۰۰۶

(لندن)

اِک چاہت

......☆......

اک چاہت ہے جسموں کی اور اک چاہت ہے روح کی
میری چاہت روحانی ہے، تجھ سے نسبت روح کی
اک چاہت ہے جسموں کی اور اک چاہت ہے روح کی
میری چاہت روحانی ہے، تجھ سے محبت روح کی
اک چاہت جسمانی ہے اور اک چاہت روحانی
روح جدا ہو چاہت سے تو ہے الفت نادانی
آگ لگائے روح میں ہر پل سچی چاہت دل کی
شہوت میں دن رات جلائے ہے چاہت نفسانی
دل کا رشتہ عشقِ گوہر میں سچی جوت لگائے
روح کا رشتہ کرے اُجالا جب ہو نسبت دل جانی

☆......☆......☆

۲۰۰۴

(شارجہ)

مرکزِ دل

......☆......

اک دل بے قرار رکھتے ہیں، پہلوِ دل میں خار رکھتے ہیں
رسمِ الفت کو استوار کریں، ہم یہی کاروبار کرتے ہیں
عشق گوہر گناہ ہے گر تو، یہ گناہ باربار کرتے ہیں
عشق روحوں کی شناسائی ہے، عشق کب اختیار کرتے ہیں
جس سے مل جائے دل وہی محبوب، مرکزِ دل میں یار رکھتے ہیں
ان کے دیدار کی طلب ہے ہمیں، چشم یوں اشکبار رکھتے ہیں
گلِ گوہر سے شجرِ عشق جواں، گفتگو مشکبار کرتے ہیں
ہم بھی جانیں ہیں رسمِ غائب کو، اِک دل پُراسرار رکھتے ہیں
دل گزرگاہِ جلوہ معشوق، ہم نظر دل کے پار رکھتے ہیں
دنیا کہتی رہے بھلے کچھ بھی، ہم تو گوہر کو یار رکھتے ہیں
اُن کا وعدہ ہے لوٹ آؤنگا، اس لئے انتظار کرتے ہیں
یونسؔ وہ آئیں جب تو کہہ دینا، دیکھا! ہم تم سے پیار کرتے ہیں

☆......☆......☆

۳ نومبر ۲۰۰۶
(لندن)

آتش عشق

......☆......

فطرت عشق صورت انساں آیا
عترتِ نور نصرتِ یزداں آیا
ظلمت و نار بجھ کے راکھ ہوئی
آتش عشق جراتِ امکاں لایا
اَمرِ ربی سے کیا رب کے مقابل جس نے
وہ شاہِ عشق ایسی ندرت جہاں لایا
اصل اصیل ہوا نقل ہو مکانی اب
مزاج نقل میں فطرت گماں لایا
بازی گری عشق ہوئی عام کہ وہ
نشانِ تیر اور حسرتِ کماں لایا
وفا کی مثل وہ ڈالی ہے گوہرشاہی نے
رنگِ دورِ گوہر وہ غیرتِ زماں لایا
نشاطِ ریاض سے حاصل ہوئی یونسؔ وہ خوشی
گریہ سے سبب وہ حیرتِ فغاں لایا

☆......☆......☆

۱۲ دسمبر ۲۰۰۳

(لندن)

گوشہ نشینی

......☆......

گوشہ نشینی کیا ہے؟ یہ اِک امتحان ہے
عشق و وفا کو آزمانے کا سامان ہے
نظروں کا ہے فریب، عقل محوِ جنگ ہے
سہمی نظر پے دل کو بڑا اطمینان ہے
منڈلاتے حوادث پہ مقدر کا تیر ہے
تدبیر گوہرشاہی کی اُس پر کمان ہے
محکم یقین اگر ہو، گوہرشاہی پر تیرا
نازک سا قلب بھی تیرا مثلِ چٹان ہے
کیوں ڈھونڈتا پھرتا ہے ہر اِک سمت گوہر تو
اِک زندہ قلب ڈھونڈ جو گوہر نشان ہے
آغوشِ صدف ہوتا ہے گوہر سمجھ ذرا
آجائے گا مکیں جو تیرا دل مکان ہے
الفاظ کی پیرائی ہو کیونکر ثنائے ریاض
جو کہکشاں کی تسبیح میں گونجے سبحان ہے
اِک کہکشاں لطیف میرے سینے میں ہے موجود
خاکی میں ستاروں کی چمک اُس کی شان ہے

ہر آنسو گوہر بنتا ہے آغوشِ صدف میں
خوناب فغاں راہِ گوہر ربطِ جان ہے
اسمِ گوہر سے اَفضل و اعلیٰ نہیں کلام
اسمِ گوہر وسیلۂ حبّ و ایمان ہے
تُنک آبیِ عشق سے بحرِ خشک ہے تیرا
ہو غرق بحرِ عشق میں جو تیری آن ہے
رہ منتظرِ عشق، بسا عشق اندروں
گوہر ہے عشق، عشق ہی گوہر کی جان ہے
آباد کارِ عشق اَراضیِ روح پہ ہو
وہ قصرِ عشق جس پہ خدا بھی حیران ہے
اندیشۂ گرفت نہیں تجھ کو کیوں ذرا
یونسؔ گمان عشق میں گوہر جہان ہے

☆......☆......☆

۲۸ اپریل ۲۰۰۳
(لندن)

گوہر کو راضی کرنا

......☆......

گوہر کو راضی کرنا اتنا نہیں ہے آساں
اِس دل کو صاف کرنا اتنا نہیں ہے آساں
کبر و بخل میں کھو کر، نارِ حسد میں جلنا
شیطان سے کنارا، اتنا نہیں ہے آساں
شیطاں پہ خود کا دھوکا، افلاس ہے خودی کی
پہچانا خودی کو اتنا نہیں ہے آساں
مہدی کا ساتھ دینا، مہدی پہ جاں لٹانا
مہدی کو من میں لانا، اتنا نہیں ہے آساں
یہ نفس کی غلاظت، یہ تعفنِ حسد جو
پھیلا ہے من میں سارا، مٹنا نہیں ہے آساں
کہنے کو تیرے بندے تیرا ہی دم ہیں بھرتے
اِن کو تیرا بنانا، اتنا نہیں ہے آساں
دم گھٹ رہا ہے میرا، سانسیں اُکھڑ رہی ہیں
ایسے میں میرا جینا، اتنا نہیں ہے آساں
کچھ ایسا کرم فرما، شرحِ صدر ہو اِن کی
کہ اِن کو رام کرنا، اتنا نہیں ہے آساں
یونسؔ ہے غم کا مارا، ڈھونڈے تیرا سہارا
دنیا کو حق بتانا، اتنا نہیں ہے آساں

☆......☆......☆

۲۲ جون ۲۰۰۴

(لندن)

گوہر کل جگ کے امام

......☆......

گوہر کل جگ کے امام ...... کرلو ہم کو اپنا غلام
ہم نے آس ہے لگائی بڑی دیر سے
گھیر رہے ہیں غم کے اندھیرے ...... آؤ مدد کو گوہر میرے
رکھ لو لاج تم ہماری ...... ہم ہیں منگتی تمہاری
ہم نے جھولی ہے پھیلائی بڑی دیر سے
گوہر جی...... ہم نے جھولی ہے پھیلائی بڑی دیر سے
چاند پہ چہرہ چمکے تمہارا ...... دل میں ہے میرے حسن تمہارا
سب کے دل میں آؤ گوہر ...... اِن کو اپنا بناؤ گوہر
ہم نے دی ہے یہ دہائی بڑی دیر سے
گوہر جی...... ہم نے دی ہے یہ دہائی بڑی دیر سے
سب سے الگ انداز تمہارا ...... سب سے جدا ہے فیض تمہارا
دل سے روح میں آؤ گوہر ...... تن من میں بس جاؤ گوہر
دل کی دھڑکن ہے بڑھائی بڑی دیر سے
گوہر جی...... دل کی دھڑکن ہے بڑھائی بڑی دیر سے
لا الہ الا ریاض رُ ...... لا الہ الا ریاض رُ
ریاض الجنہ کے شہنشاہ ...... میری روح کو بھی ضم کرنا
گوہر جی...... ایم ایف آئی میں آئی بڑی دیر سے
تیرے بنا نہیں میرا گزارا ......آنکھوں میں بس گیا چہرہ تمہارا
دھڑکن دھڑکن بولے گوہر ...... سانسوں کی سرگم میں گوہر
تم سے پریت ہے لگائی بڑی دیر سے
گوہر جی...... تم سے پریت ہے لگائی بڑی دیر سے

☆......☆......☆

۱۴ دسمبر ۲۰۱۱

(سری لنکا)

گوہر لوٹ آؤ

......☆......

گوہر مان جاؤ ، بس لوٹ آؤ .... بہت ہوگئی دیر اب لوٹ آؤ
اُداسی ہے ہر پل اور آنکھیں بجھی ہیں .... نہیں چین اک پل گوہر لوٹ آؤ
دلِ مضطرب کی صدائیں ہیں گونجی .... صداؤں کو سن کر گوہر لوٹ آؤ
زمانے نے مجھ کو فسانہ بنایا .... حقیقت بتاؤ گوہر لوٹ آؤ
قوانینِ الفت میں محبوب رب ہے .... ہے الفت کو خطرہ، گوہر لوٹ آؤ
نہیں لگ رہا ہے میرا دل یہاں پر .... یا مجھ کو بلاؤ یا خود لوٹ آؤ
کہیں جشنِ شادی کہیں رنج فرقت .... مجھے بھی ہنساؤ گوہر لوٹ آؤ
کہیں وصلِ اجسام اور رونقیں ہیں .... میری اجڑی دنیا میں بھی لوٹ آؤ
کہیں ڈھولکی پر دھمک ہے خوشی کی .... کہیں دل کے نالے گوہر لوٹ آؤ
کہیں قربتِ مرگ یونسؔ کو لاحق .... گوہر نہ ستاؤ ، گوہر لوٹ آؤ

☆......☆......☆

۱۳ ستمبر ۲۰۰۵

(لندن)

......☆......

گوہر مہدی ایشور اللہ ...... الف لام رٰ رٰ ریاض

رام میں کھو کر بھگتی رٰ رٰ ریاض کرے

اوم جے جگدیش ہرے ...... اوم جے جگدیش ہرے

ہردے میں ریاض بسے

اوم جے گوہر مہاراج ہرے ...... اوم جے گوہر منگلم بھگوانم مہاراج ہرے

اوم جے شبھ نام جاپ میرے ریاض ہرے

اوم جے جگدیش ہرے ...... اوم جے جگدیش ہرے

ہردے میں ریاض بسے

رٰ رٰ ریاض کرے ...... رٰ رٰ ریاض کرے

بھگت جنوں کے سنکٹ پل میں دور کرے

اوم جے مہاراج گوہر ہرے

اوم جے مہاراج گوہر ہرے ...... من میں بسائے پربھو گوہر جو رام کہے

ہردے میں ریاض بسے

☆......☆......☆

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۴

(لندن)

......☆......

(حصہ دوئم)

گوہرشاہی ٹکرائیں سجدے، کل خدائی کے جبروت جاکر
ذکر سارے بنیں ذکرِگوہر، ہے سعادت یہی خشک و تر کی
ہے الرٰ وردِ اللہ، عالم غیب کی ہے مناجات
آج ہم بھی پڑھیں رَم ریاض رٰ ، ہم کو توفیق ہے یہ گوہر کی
اللہ اللہ کریں اللہ والے، گوہرگوہر کہیں گوہر والے
سایہ ریاض میں گوہر والے، ہم کو تاکید ہے یہ گوہر کی
رام رامٰ رمٰ رم ریاض رٰ میم **مہدی** رمٰ المرٰ رٰ
رٰ میں گم ہے بحق الف اللہ، ہم کو تلقین ہے یہ گوہر کی
میرا کوئی شناسا نہیں ہے، کوئی نظروں کو بھاتا نہیں ہے
کتنی دشوار تھی زندگانی، جیسے تیسے کی میں نے بسر کی
مجھ سے پوچھیں ہیں نام ونشاں کیوں، مجھ پہ کرتے ہیں لعن وطعن کیوں
میں شرارہِ عشق نشان ہوں، کیا کبھی میں نے اس میں کسر کی
قیدِ زلفِ گوہر حلقہِ جاں، مشغلہ دلم قبلہ جاں
کر رہا ہوں رقم خونِ دل سے، بات منظوم ہو یا نثر کی
زندگی کا نشاں بندگی ہے، بندگی گوہری بندگی ہے
زندگی ایسی کیا زندگی ہے، جو نہ عشقِ گوہر میں بسر کی
دلبری دل سے دلبر سے ثابت، شاعری حسنِ گوہر سے ثابت
حق پرستی حقائق سے محکم، سچ وہی جس میں تلقیں گوہر کی
روح سسکتی ہے دل جل رہا ہے، جان روتی ہے کیا ہو رہا ہے
دید مجھ کو عطا ہو گوہر اب، دل کو عادت نہیں ہے صبر کی
گوشہ دل رہے بس سلامت، دیدِ گوہر بنے دل کی عادت
آنکھیں ٹِک جائیں راہ گوہر میں، بات ہو جب بھی راہ وسفر کی
تیری خلوت میں بھی میری جلوت، ہو یہی مجھ سے بے بس کی قسمت
دید ہوتی رہے ہر گھڑی بس، دل کو طاقت نہیں ہے ہجر کی

☆......☆......☆

۲۹ ستمبر ۲۰۰۳

(لندن)

حجراں وچوں

……☆……

حجراں وچوں آیا تے گوہر نام دھرایا اے
رب وی اوہدے ہو کے بھردا، عشق دا او سرمایہ اے
اوّل نام ریاض تُساڈا، اوّل ذات تُساڈی اے
دوئم اللہ سوئم خلقت، سب تے تیرا سایہ اے
نبی ولی نوں بھید نئیں لبھدا، میتھوں پوچھدے سارے نئیں
اکھاں کھل گئیاں ساڈ لیا دل، عشق تدے گھر آیا اے
الرا بھید تُساڈا میتھوں پوچھدے لوک نمانے
بھید چھپاتے مک گئی ہستی، یار نے بھیس وٹایا اے
کلمہ گوہر پڑھنا اے تے بانگ محبت دینی اے
گوہر گوہر ہوسی اِک دن، گوہر نے فرمایا اے
یونس گوہر گوہر کردا، یونس رَل رنگ بیلی سنگ
یونسؔ نال رَل جاؤ سنگیو، یونس گوہر جایا اے

☆……☆……☆

۲۳ اگست ۲۰۰۵

(لندن)

حجرِ اسود کا فیض

......☆......

حجراسود کا فیض ہو تو رہا ہے
غنچہ دل سبھی کا کِھل تو رہا ہے
سینے میں دل سبھی کے مچل تو رہا ہے
گوہر نظروں سے اوجھل دل میں بس تو رہا ہے
جام مستی کا آنکھوں سے جھلک تو رہا ہے
اَبرِ زلفِ ریاض اُمڈ تو رہا ہے
رنگِ گوہر دلوں میں بکھر تو رہا ہے
گوہر آنکھوں سے دل میں اُتر تو رہا ہے
رُخِ ریاضِ گوہر من میں آ تو رہا ہے
اُن سے ملنے کو دل اب مچل تو رہا ہے
میرا دل اُن کے دل سے سنبھل تو رہا ہے
آنکھوں سے اشکِ خوں نکل تو رہا ہے
اُن کی آمد ہے اور دم نکل تو رہا ہے
نغمہ گوہر دل میں مچل تو رہا ہے
ساتھ تیرا گوہر میرے پل پل رہا ہے
ہر طرف نامِ گوہر پھیل تو رہا ہے
تیری محنت کا یونسؔ پھول کِھل تو رہا ہے

☆......☆......☆

۲۰۰۴

(لاہور ۔ پاکستان)

حلقہ جمال یارم

......☆......

حلقه جمالِ یارم مشکِ مکانِ دیارم ...... من عاصیم بگویم رحمت کنم ریاضم

تیری آنکھوں کا نشہ ہے ہوں مست جس کا ہمدم

راہِ سلوک میری، تیری زلف کا حسیں خم

ہے ترازوِ محبت، میری آہوں کی شبِ غم ...... تیرا حسن دل میں یوں ہے جیسے ہو گل پہ شبنم

دل ہے مقامِ الفت، آنکھیں وسیلہِ دل

اَشکوں کی ہے روانی، چلتا ہے دم غم

وہ ہوک ڈھونڈتا ہوں جو تھی نیاز میری ...... ٹکرائے تیرے دل سے، وہ آہ ہے لبِ دم

شکوہ نہیں کسی سے کمیابیٔ وفا کا

کیونکہ وفا چھپی ہے بارِ خزینہ ِ غم

غیرت گری وفا سے کہہ دو کہ ہم سے مل لے ...... ہم تاجرِ وفا ہیں، ہم میں نہیں وفا کم

ہم سایۂ وفا ہیں، سرمایۂ وفا ہیں

ہم ہیں فروغِ ایماں، مشکور مسجودِ حرم

ہم مندروں کی جاں ہیں، ہم مسجدوں کا ایماں ...... کرشنا کی بانسری میں، اگنی میں طور کی ہم

ہم رام کی کتھا ہیں، راونڈ کی دشمنی ہیں

لنکا بچائیں گے، سیتا کا دھرم ہیں ہم

☆......☆......☆

لندن

نظر!

(حصہ دوئم)

......☆......

ہر نظارے میں ہیں گوہر پنہاں ...... چشمِ ناظر میں گر گوہر آئے
چشمِ ظاہر کی یہ خرابی ہے ...... گر نہ گوہر تمہیں نظر آئے
ہر ہدیٰ کے امام ہیں گوہر ...... ہر ہدیٰ سے گوہر نظر آئے
اسمِ گوہر ہے روح کی تکسیر ...... ذکرِ گوہر سے روح نکھر جائے
ہر عضوئے جسم کو ہے درکار ...... عشقِ کی لے سب ہی میں بھر جائے
ہر نفس تیرے گیت گائے گا ...... تب ہی یونس کا دل صبر پائے
کام میرا جہانِ غیر میں کیا؟ ...... عشق گوہر کو ہر نفر پائے
منتظر ہوں میں اس گھڑی کا جب ...... عشق گوہر میں تن سے سر جائے
یہی دعا ہے تیری بارگاہ میں یا گوہر ...... ہر نفس تیرے دل میں گھر پائے
جس کا معبود گوہر شاہی ہے ...... وہ ہی سجدہِ گوہر کر پائے
بس کہ توحید ہے اک ذات میں ضم ہونا ہی ...... اُسی کو دیکھنا اُس پر ہی جاں بکھر جائے
بے دخل کر دیا لا ریاض کو میرے دل سے ...... یہی کرم ہے اگر کوئی عشقی گُر پائے
عشق کی لو میں جلا جاتا ہوں ...... پھر بھی کیوں روح کو صبر آئے
میری منزل ہے عدم فل الفنائے ریاض صنم ...... نمودِ ریاض ہو ہستی میں گر صفر آئے
من چلی خواہشوں کی ہو تکمیل ...... قلب یونس کی لے سنور جائے
انتہائے گوہر میں کھو کر ہی ...... ابتدائے ریاض گھر پائے
منزلیں کتنی ابھی باقی ہیں ...... روح کا بن کبھی جسر جائے
جو وفادارِ گوہر شاہی ہے ...... غیر گوہر سے کیوں نہ پھر جائے
سر جھکانے کو ہاں میں حاضر ہوں ...... نقش گوہر مگر نظر آئے
تُو وفادارِ گوہر شاہی ہے ...... لمحہِ امتحان کیوں گھبرائے
عہد و پیماں ہیں تیرے گوہر سے ...... حفظِ گوہر میں کیوں خطر آئے

حبلِ گوہر کو تھام لو یونسؔ ...... تیرا مالک یہ تجھ سے فرمائے

ذکرِ گوہر عطائے گوہر ہے ...... ذکرِ گوہر پہ آنکھ بھر آئے

ذکرِ گوہر وجودِ اسمی ہے ...... شعلہِ اسم سے شرر آئے

کیوں خفاء ہو؟ وفائے گوہر پہ ...... حبِ گوہر میں کیوں کسر آئے؟

عاشقی عشق کی امانت ہے ...... عشق میں چاہے تن سے سر جائے

ازل سے پیشتر ہے عشق میرا ...... کن فیکون سے کیوں بھر جائے؟

عاشقی مشغلہِ گوہر ہے ...... شغلِ گوہر میں جاں سنور جائے

گوہر شاہی للہی دین کیوں ہے؟ ...... فاتح عشق سے نصر آئے

عشق کیوں آئے جب نہ معشوق ہو ...... مع جب عشق ہے تو پھر آئے

عشق کو دیکھنا ہی بینائی ...... دیدہِ بینا عشق پر آئے

کیا جہان خراب کی وقعت؟ ...... عشق کیوں اس جہاں میں پھر آئے

اپنی بوٹی یہاں نہیں یونسؔ ...... شجرِ غائب میں کیوں ثمر آئے

☆......☆......☆

۱۷ مئی ۲۰۰۳

(لندن)

دید کی بازی

......☆......

ہارے ہم ہارے گوہر دید کی بازی رے
ناہی لاگے منوا مورا کیسی سزا دی رے
یہ ہی چِنتا منوا کھائے کب ہوگا راضی رے
ال رٰ رٰ رٰ رٰ رٰ رٰ ریاضم رٰ
کونوں نہ ہی بھائے موہے میں ہوں ریاضی رے
نیناں کی جوتی سیّاں مورے کس کام کی
توہے نہ ہی دیکھ سکوں میں، کیسی نم ناکی رے
چاند میں صورت توری من بھڑکا وے رے
آن ملو اب سجنا پھیلی ہے اداسی رے
اکھین کا دکھ سجنا منوا نہ جانے
دید کی گوہر تُو نے عادت ڈالی رے
بے پرواہی توری موری جان لے گی
گھائل ہے منوا مورا، میّت سجالی رے
بیتا یہ جشن شاہی، اب بھی نہ آئے
کوئی آسرا ہی دیدو، آیا سوالی رے
یونسؔ دیوانہ پاگل خانہ بدوش ٹھہرا
تورا سہارا ڈھونڈے، سُن لو گوہر شاہی رے

☆......☆......☆

31 اکتوبر اور 1 نومبر کی شب
(دبئی تا بنکاک)

پریت

......☆......

ہونٹوں سے چھولو تم ، میرا گیت امر کردو ...... بن جاؤ میت میرے ، یہ پریت امر کردو

میری روح میں سما جاؤ ، اور مجھ کو امر کردو ...... ضم کرلو میرے مالک ، اور عکس گوہر بھردو

مجھے نفس نے روکا ہے ، شیطاں نے ستایا ہے ...... اِک نظرِ کرم کرکے ، میرا دل تیرا گھر کردو

اللہ سے نہ نسبت ہے ، نہ دین کا شیدائی ...... قدموں میں جگہ دے دو ، میری زیست امر کردو

ناکارہ ہوں عاجز ہوں ، منگتا ہوں تیرا گوہر ...... میں آپ کا کتا ہوں ، یہ قول امر کردو

مجھے عشق ہے تم سے گوہر ، بندہ میں تمہارا ہوں ...... دنیا مجھے کوسے ہے ، میرا پختہ صبر کردو

مٹی کا میں انساں ہوں ، تم رب کے بھی خالق ہو ...... میری پریت تو جھوٹی ہے ، یہ پریت امر کردو

تم مہدیِ برحق ہو ، دنیا کے مسیحا ہو ...... میرے دل میں بھی آجاؤ ، میرا دل بھی قمر کردو

دنیا نے ستایا ہے ، اپنوں نے بھرم توڑا ...... تم بھرم رکھو میرا ، یہ رِیت امر کردو

ریاض الجنۃ تک تم ، مجھے ساتھ لیئے چلنا ...... میرا مان رکھو گوہر ، امید امر کردو

یہ زندگی پھیکی ہے ، تیری دید سے خالی ہے ...... آنکھوں میں بس جاؤ ، یہ نظر امر کردو

تم عشق کے سرگم ہو ، تم راگ ریاضی ہو ...... سنگیت سُروں میں گوہر ، یہ گیت امر کردو

یونس کو بھی داسی رکھو ، من میت میرے گوہر ...... بس جاؤ من آنگن میں ، مورے گوہر نظر کردو

☆......☆......☆

دسمبر ۲۰۰۶

(لندن)

تیرا نقش تجھ کو پکارے ہے گوہر

......☆......

ہم اپنا نشاں اور فغاں چھوڑ آئے ...... جہاں بھی گئے داستاں چھوڑ آئے
یہ سوچا تھا نہ کہ ستارے کسی دن ...... اُڑے پنکھ بن کر مکاں چھوڑ آئے
بسایا تھا جن کو تیرے واسطے بس ...... ستاروں کا کیوں وہ جہاں چھوڑ آئے
نہ سورج کی گرمی نہ چندا کی ٹھنڈک ...... ستاروں کی جھلمل کہاں چھوڑ آئے
جہاں میری نظروں کو ترسے ہے کوئی ...... نشاں پس تیرا ہم وہاں چھوڑ آئے
کسی کو گلہ اور شکوہ ہو کیونکر ...... ہماری نظر تھی جہاں چھوڑ آئے
نشاں اور کماں کا یہ بندھن ہے کیسا ...... نشاں مٹ گیا تو نشاں چھوڑ آئے
وہ تیر و نشاں پس ہوا پار دل کے ...... تو سمجھو کہ یونس کماں چھوڑ آئے
کسی دل میں رہنا تمنا کسی کی ...... نشانِ محبت جواں چھوڑ آئے
جو الزامِ الفت پہ سر کاٹ دو گے ...... تو سُن لو کہ ہم جسم و جاں چھوڑ آئے
نہ خواہش کسی دل میں رہنے کی ہم کو ...... اِک عاشق کے دل کی زباں چھوڑ آئے
خبرا! رسمِ دنیا ہے ظلم و ستم بس ...... جو ہو سنگ باری تو جاں چھوڑ آئے
یہ لاشہ یونس تڑپتا رہے گا ...... اُسے ہم بے گور و کفاں چھوڑ آئے
اُنہیں راہِ الفت سے روکا بہت تھا ...... مگر اُن کی ضد تھی فغاں چھوڑ آئے
اُن ہی کی محبت کے ثمرات ہیں یہ ...... گئے خود تھے خود کو وہاں چھوڑ آئے
نہ شکوہ کرے کچھ ستم کا کسی سے ...... نہ ٹھہرے کسی راہ، گماں چھوڑ آئے
تیرا نقش تجھ کو پکارے ہے گوہر ...... بلا لو ہمیں ہم زماں چھوڑ آئے
اُنہیں کہنا یونسؔ ہے ننھا ستارہ ...... چمکتا رہے گا جہاں چھوڑ آئے

☆......☆......☆

۱۵ فروری ۲۰۰۴

(دورانِ پرواز، دبئی تا لندن)

......☆......

ہم نے ہر مصیبت میں یا گوہر پکارا ہے
یا گوہر کے نعروں سے ہر بلا کوٹالا ہے
چاند اور حجرِاسود پر نقش اُنکا روشن ہے
جس نے چوما الفت سے اُسکو بخش ڈالا ہے
دعوئے ِ محبت اب یوں تو کرتے ہیں سب ہی
جس کے دل میں گوہر ہے وہی گوہر والا ہے
آج دورِ غیبت میں ہر طرف اندھیرا ہے
جلوہِ گوہر شاہی نے ہمیں سنبھالا ہے
نظر ِ مہدی فیض مہدی صحبت ِ گوہر شاہی
کل بھی ہم کو حاصل تھی آج بھی اُجالا ہے
آخر ِ زماں گوہر ، مہدی جہاں بھی ہیں
وہ نہ مانے گوہر کو جس کا قلب کالا ہے
کل جہاں میں گونجے گا نعرہِ گوہر شاہی
رب ِ اعلیٰ گوہر ہیں ، اسم ِ گوہر اعلیٰ ہے
ہم پہ حق ہے گوہر کا،ہم ہی سر کٹائیں گے
پتھروں کی بارش میں ،ہم نے گھیرا ڈالا ہے
نظر ِ گوہر شاہی سے چل رہا ہے یہ کارواں
مہدی فاؤنڈیشن کا ہر کارکن نرالا ہے

☆......☆......☆

۵ جون ۲۰۰۵

(لندن)

(اسماءشاہی کے لئے تحفہ)

چشمِ گوہر

......☆......

ہم نے سوچا تھا نہ بولیں گے زبانِ عشق سے
پر ادائے عشق ہے سب سہہ کے کہہ جانے کا نام
میرے ہونٹوں نے کیا جب سجدہِ نامِ ریاض
آ گیا پھر حکم یہ ہے عشق چھلکانے کا نام
دل ربائی کیا؟ دلبر کی صدا سُن لیجئے
دل ربائی جان دے کر دلربا ہونے کا نام
چشمِ یونسؔ مست ہیں چشمِ گوہر مدہوش میں
روح سے تھاما ہوا ہے عشق بکھرانے کا جام
جستجوئے جانثاری میں کہاں میں کھو گیا
جانثاری ہی سبق ہے جاں سنور جانے کا نام
تم نے دیکھا ہی نہیں یک بار چشمِ ریاض میں
چشمِ دلبر عشق ساگر ہے چھلک جانے کا نام
اِک ندائے بے بسی پہ جھٹ سے تھاما ریاض نے
آمدِ گوہر سے پایا عشق سکھلانے کا جام

☆......☆......☆

(لندن)

دل ربائی

......☆......

اِس دل کی دلربائی کا چہرہ تم ہی تو ہو
اِس محفلِ رعنائی کا سہرا تم ہی تو ہو
تمہارے حسن کے آنچل میں پناہ دل کو ملی
اِس دل کی حق نمائی کا پہرہ تم ہی تو ہو
دین و دھرم کی قید سے آزاد کر دیا
جس نے کیا بیگانہ شناسا تم ہی تو ہو
آنکھوں میں دیپ عشق کے جس نے جلائے ہیں
وہ حسنِ لازوال کا مہرہ تم ہی تو ہو
اے جانِ من، نازک بدن، اے عشق سراپا
اے عشق گوہر، عشق کا مصرع تم ہی تو ہو
دیکھ کر تم کو میرے دل سے گر گئے سب بت
اِس دل کی ذوق آرائی کا نقرہ تم ہی تو ہو
یونسؔ گوہر معشوق بمعہ مثلِ عشق ہے
اِس عشقِ گوہر یار کا قطرہ تم ہی تو ہو

☆......☆......☆

۲۶ جولائی ۲۰۰۳

(ممبئی، ہندوستان)

فعلِ خدا

......☆......

اس فعلِ خدا پہ تعجب ہے کیوں نفرت کو تخلیق کیا
اس فعلِ خدا پہ میں حیراں ہوں کیوں فطرت کو زندیق کیا
اِس وحشت سے دم گھٹتا ہے، اِس نفرت سے دل جلتا ہے
اِن انسانوں میں جانے کیوں، نفرت کا لاوا پلتا ہے
دل سہما سہما رہتا ہے، نفرت کا تعفن پھیلا ہے
میری سانسیں رک رک جاتی ہیں، دل آہیں بھر بھر روتا ہے
آدم تو خدا کی صورت ہے، اوصافِ خداوندی سے بنا
کیا نفرت بھی ہے صفتِ خدا، آدم کا دل کیوں میلا ہے
کیوں دین دھرم میں نفرت ہے، کیوں ذات پات میں فتنہ ہے
کہنے کو سارے انسانوں کا باوا آدم لگتا ہے

☆......☆......☆

۱۷ دسمبر ۲۰۰۴

(لندن)

......☆......

عشق میں ہوں بےقرار، اب ہو جا دل کے آر پار
تو ہی ہے بے جان دل کا اک حقیقی غمگسار
کیا حقیقت ہے مری اک قطرہ بے نور ہوں
کیوں خودی کی کھوج میں ہوتا رہوں میں شرمسار
اشک بار ِ چشم ہے میں گرد بارِ روح ہوں
جسم کی صحرائی میں خود خاک ہوں اور خاردار
عشق ہے تیری کشش، نظروں کا طلسم ہے تیرا
تیرے ہی افکار تجھ سے ہو رہے ہیں مشکبار
میں ہوں عاجز، عشق میری جنس فطرت تھی کہاں
تُو نے فطرت کو میری .... بخشا ہے مجھ سے فرار
یونس ؔ حسین گوہر نے بنایا ہے تجھے محسن
حسن ِ گوہر کو دیکھ کر آتا رہے قرار

☆......☆......☆

۹ مارچ ۲۰۰۵

عشق گوہر کا فوارہ

......☆......

عشقِ گوہر کا بہتا ہوا فوارہ ہے وہ
بحرِ گوہر سے ملتا کنارا ہے وہ
دنیا کچھ بھی کہے پر حقیقت ہے یہ .... وہ ہمارا تھا اَب بھی ہمارا ہے وہ
درد ہے گر اُسے ٹھیس ہم کو بھی ہے
کون سمجھے ہے کہ بے سہارا ہے وہ
اُس کو تلقین ہے چپ رہے سہہ رہے .... سہہ رہے ہر نظر کا نظارہ ہے وہ
اُس سے مل لو جس سے ہم ملائیں تجھے
مل کے دیکھو کہ رنگ کیسا نیارا ہے وہ
ہم پہ بہتان ہے گر کہو ہم الگ .... چاند کے سائے میں اِک ستارہ ہے وہ
ہم بتائیں تجھے کیسے دل کی خلش
عشق میں جل چکا اِک شرارہ ہے وہ
اُس کے اسرار اُس پر بھی مبہم رہے .... کیونکہ میرے ہی ساگر کا دھارا ہے وہ
وہ جواری ہے میرے عشق کا سُنو
اپنی ہستی کو بازی میں ہارا ہے وہ
مٹ گیا نشاں تو شناسائی کیا .... خود ڈبو کر ہمارا اُبھارا ہے وہ

☆......☆......☆

۲۰ جنوری ۲۰۰۴

(دوبئ تا پاکستان)

گوہر بولے خیر ہے

......☆......

جب بھی کسی مشکل کے گھیرا، گوہر بولے خیر ہے
حق ہے گوہر کا فرمایا، باقی ہیرا پھیر ہے
غم، بلا اور مشکلیں ساری عشق کے تحفے لگتے ہیں
چہرہ گوہر سامنے ہو تو یارو خیر ہی خیر ہے
بہت ہوگیا اللہ ھو، اَب ذکرِ گوہر گونجے گا
ربِ اعلیٰ ریاضِ گوہر ہیں، باقی ہیرا پھیر ہے
دنیا کی اوقات ہی کیا ہے جھک جائے گی قدموں میں
نغمۂ گوہر گاتے رہو بس باقی ساری خیر ہے
ڈرنے والے ڈرتے رہیں ہم بے باکی سے بولیں گے
گوہر ربِ الٰہی ہے اور باقی ہیرا پھیر ہے
عشقِ گوہر ہو پیرھن تو روح کی سج دھج کیا کہئے
جسم بھلے آڑھا ٹیڑھا ہو یارو خیر ہی خیر ہے
یونسؔ ہم نے سوچ لیا ہے، عشقِ گوہر پھیلائیں گے
جس میں دم ہے روک لے ہم کو، گوہر بولے خیر ہے

☆......☆......☆

۲۰۰۴

(لندن)

جلوۂ یار

......☆......

جلوۂ یار خمارِ یار کی گفتار بنے
جفائے یار سے اِس نفس کا زنگار سجے
بقائے عشق کی خاطر فنائے جان ہو پس
قرارِ جان ہو جب مہ رُخِ رُخسار لسے
چھیڑ خوباں وہی اِک تیر نیم کش ٹھہرے
تیری وفائے دلربا پہ جب وہ پیار ہنسے
صفائے قلب ہو سردست، جفائے نفس نہاں
تب ہی تو قلب کی طوطی بہم اسرار کہے
جلوئے یار ہے عشق والے معشوق ہے یار
بساؤ یار اندروں، یہی دلدار کہے
ذکر و اذکار ہیں مونس، انیس جان ہے اسم
عشق خود یار ہے جب روح کے پردہ دار رہے
تجھے دکھائے ہے یونسؔ گوہر کی چشمِ نہاں
وہ مچلتے ہوئے اسرار کہ افکار بنے

☆......☆......☆

۲۰ اکتوبر ۲۰۰۳

(لندن)

جنونِ محبت

......☆......

جنونِ محبت عیاں کر چلے ...... ادائے محبت وفا کر چلے
سزا اور جزا کا نہیں ہے کوئی ڈر ...... یہی روزِ محشر بپا کر چلے
ہمیں کس نے سمجھا ہمیں کس نے جانا ...... نہ سمجھے کوئی یہ دعا کر چلے
یہ اندازِ الفت یہ رمزو کنایہ ...... تمہاری ادا ہے ادا کر چلے
ہمیں کیا خبر تھی محبت خدا ہے ...... یوں بھولے سے رسمِ خدا کر چلے
جامعِ دل کی عروسی محبت ...... خوں رستا ہے رسمِ حناء کر چلے
کبھی خود کو بھی یاد کرتا نہیں میں ...... خودی میں خودی کو فناء کر چلے
بکھرتے ہیں آنسو مچلتا ہے یہ دل ...... کہاں آ گئے ہم یہ کیا کر چلے
معصوم دل پر ہزاروں ہیں تہمت ...... ہم اپنی ادا پر جفاء کر چلے
زمانے کو الفت کی حاجت نہیں ہے ...... یوں جنسِ محبت چھپا کر چلے
نہ آؤ قریب اتنا یونسؔ کے لوگو ...... کہ یونس کو تم سے جدا کر چلے

☆......☆......☆

۲۰۰۷

(لندن)

......☆......

جسمِ گوہر لافانی ہے ...... یہ قول رحمانی ہے
گوہر دلبرسلطانی ہے ...... جو نہ مانے شیطانی ہے
ہم سب نے دل میں ٹھانی ہے ...... گوہر کی شان بتانی ہے
اللہ کا عکس نورانی ہے ...... گوہر کا عکس نہانی ہے
یہ قصہ لا مکانی ہے ...... کہ روح گوہر میں سمانی ہے
جلووں کی اَرزانی ہے ...... اور یونس اُس کی نشانی ہے
گوہر مہ رُخ سلطانی ہے ...... یہ صورت دل میں لانی ہے
یہ باتیں سب الہامی ہے ...... گر نہ مانے دل میں خامی ہے

☆......☆......☆

یکم فروری ۲۰۰۷

(لندن)

سنگِ جاناں

......☆......

جراتِ طاقتِ اظہارِ تمنا دیکھو ...... نقش ِ گوہر سے اِک شعلہ نکل جائے ہے
حجراسود میں ہمیں نقشِ گوہر سے ملنا ...... لمحہ صدیوں سے تھما آج چلا آئے ہے
دعوی ِ مِلکی نہیں دعوی ِ خوش قلبی ہے ...... بخت انساں کا شرحِ صدر ہوا جائے ہے
آفرینش سے شبِ مجبوب کی کالی سیاہی ...... اَب رنگِ ریاض سے سرخ ہوئی جائے ہے
نشترِ کفر کے زخموں کو مندیل کریں ...... اور اِنس وجنات کی تقدیر بھی بن پائے ہے
اِک محمدؐ جسے مہدی کا شعور نہ تھا ...... اِک یہ قافلہ جو حدفِ عشق تک بھر جائے ہے
دعویٰ کرتے ہیں ملکیت کا حجراسود پر ...... یہ میرے ریاض کا سنگِ جاناں ہے جو گھر آئے ہے
آتے آتے آئے گا دنیا کو یقین مہدی پر ...... جاتے جاتے جائے گا یہ کفر جو بھر جائے ہے
جھکنا ہوگا ہر ایک ذی نفس وذی روح کو ...... یہی فرمان گوہر ہے جو حق پائے ہے

☆......☆......☆

۱۳ فروری ۲۰۰۷

(لندن)

نظرِ گوہر سے جلے ہے شمع

......☆......

خودگوہر نے جلائی ہے جو شمع فقط اُس کی لو میں بڑھا رہا ہوں
رُخِ یار کی دے کے جستجو اِنہیں عشق کی سان پہ چڑھا رہا ہوں
رہ گوش بہ دل سن ذرا، نئے راز دل یہ سناتا ہے
اِسی دل کو خبر ہے یار کی، اِسی دل کی کہی کئے جا رہا ہوں
کبھی روح کے مشورے بھی سنتا ہوں، کبھی اِس کی کسک بھی چبھتی ہے
کبھی انّا کی بے چینی سے نہاں سوئے دار چڑھا جا رہا ہوں
کبھی نفس کی فرمائش کہ بٹھاؤ صحبتِ یار میں
کبھی جسم کے تقاضوں پہ چند آنسو بہائے جا رہا ہوں
کبھی سری کے رازِ چمن اور خفی کے اسرارِ جمیع
کبھی اخفیٰ کے چھپے بھید میں سرِعام کئے جا رہا ہوں
یہی پیغمبروں کو ہوئی خلش، کبھی ولیوں کو یہ ہوئی فکر
کبھی حیرت ہوئی یونسؔ تجھے، یہ میں کیا کئے جا رہا ہوں

☆......☆......☆

۵ جولائی ۲۰۰۳

(لندن)

خود میں مجھ ہی پاؤ

......☆......

خود میں مجھ ہی پاؤ، خوشبو میں مہکے جاؤ
کوئی ساز ایسا چھیڑو، مستی میں ڈوب جاؤ
یہ تیرا میرا بندھن روحوں کی ہے آرائی
تم ہو عروسِ گوہر! آنچل ذرا اُٹھاؤ
یک لمحۂ ریاض ہے تیری متاعِ ہستی
خود بھی رہو دیوانے، لوگوں کو بھی پلاؤ
سینے سے کیا لگاؤں، سینے میں ہوں میں بیٹھا
پینے کا تذکرہ کرو، بحرِ گوہر بہاؤ
جو تم سے رنگ مانگے، رنگ دو اُسے گوہر میں
جو تم کو چھوڑ جائے، تم اُس کو بھول جاؤ
دیوانگی سیکھاؤ، الفت کا بھرم رکھو
گوہر کی آرزو میں، گوہر کو دل میں لاؤ
جس کی مراد جو ہے اُس کو وہی ملے گا
تم نعرہ گوہر سے سوتوں کو پھر جگاؤ
جو من میں کھوٹ ہوگا تو کیا گوہر ملے گا
سچوں میں اُٹھو بیٹھو، سچوں پہ رنگ چڑھاؤ
یونس تُو ہمارا ہے، ہاں! ہم کو تُو پیارا ہے
پیاروں کو پیار دے کر تم دوڑے چلے آؤ

☆......☆......☆

۱۳ مئی ۲۰۰۴

(لندن)

روحِ بیقرار

......☆......

کیا کوئی زخم نیا آئے ہے ...... روح میں ہول آئے جائے ہے
پھر تمنا ہے جاں سے جانے کی ...... پھر کلیجہ حلق کو آئے ہے
پھر میری روح کو بیقراری ہے ...... پھر میری روح تلملائے ہے
مجھ سا بے بس بھی بھلا کیا ہوگا ...... یار آئے ہے لوٹ جائے ہے
پھر نیا داغ میرے دل پہ لگا ...... پھر کوئی روتا چھوڑ جائے ہے
پھر ہوا اُن سے عشق کا دعویٰ ...... جو خدا کی سمجھ نہ آئے ہے
روح بے بس ہے دل فنائے فنا ...... پھر بھی کیوں اشک رواں آئے ہے
وہ جس نے دل کی تار جوڑی ہے ...... چپکے چپکے وہی سماتے ہیں
پس جو چاہے کرے وہی خود جاں ...... مفت الزام ہم پہ آئے ہے
ہم نے چاہا جسے چاہا کیا ...... اُن کو بھی پیار ہم پہ آئے ہے
عشق کیا ہے؟ بھنور ہے معشوق کا ...... جس میں عاشق تو ڈوب جائے ہے
کیا خبر خود کی عشق بے خود میں ...... خود سے بیگانگی سمائے ہے
عشق یک جاں بنا دیتا ہے ...... حسِ ادراک کیوں نہ آئے ہے
عشق میں عشق ہی معبود ہوا ...... عشق کس کی سمجھ میں آئے ہے
عشق آئے تو کیا رہے باقی ...... کیا کسی کی جگہ بچائے ہے
نفس کو خوف ملا، دل کو الجھنیں لیکن ...... روح سے بات کرے اس کی سُنی جائے ہے
پھر گیا اُن کی بزم میں یونسؔ ...... جو بلائے ہے نہ خود آئے ہے

☆......☆......☆

۳ فروری ۲۰۰۵

رمزِ دلبر

......☆......

کیوں میرے دل کو بےقراری ہے، رمز دلبر کی حصہ داری ہے
پہلوِ یار کو قرار ہوا، نقشِ گوہر کی کیا نگاری ہے
اُس نے جکڑا ہے کچھ اصولوں میں، کچھ وفاؤں کی قرضہ داری ہے
ابتدا انتہا نہیں معلوم، روزِ ازل سے یہ بیماری ہے
اشک اور عشق کی رسم عجیب، عشق آئے تو اشکباری ہے
عشقِ دلبر وفائے دلبر ہے، مشکِ دلبر کی ژالہ باری ہے
تمنا جو دل میں جاگ اُٹھی، اُس تمنا کی دل سواری ہے
پلکیں بےحِس آنکھیں پتھر، کیا کوئی سمجھے کیا بیماری ہے
عشق سے حال میں تغیر ہے، عشق کی ضرب پہ دل کاری ہے
عشقِ دلبر میں تجھ پہ کیا گزری، فراق و ہجر سے کیوں یاری ہے
وہ تبسم سے بھرا چہرہِ دلبر تو دیکھو، جو میری دھڑکنوں پہ طاری ہے
یونسؔ جان وہ جانِ تمنا دیکھو، جو تیرے زخم پہ مرہم کاری ہے

☆......☆......☆

۲۰۰۵

(لندن)

......☆......

میں عکسِ یار و مشکِ یار ہوں آزما کر دیکھ لے
نغمہِ گوہر ہوں یا فسانہ کوئی گنگنا کر دیکھ لے
زندگی کی مانند تیری سانسوں میں میرا بسیرا ہے
حق دلبر کو آئینہِ عشق میں آزما کر دیکھ لے
رنگِ گوہر سے ہے محروم تو چلا آ بزم میں میری
صبغة الرياض میں تُو خود نہا کر دیکھ لے
نہ ملے محرمِ دل کوئی تو میرے پاس آ
اِس حرمِ عشق کو بھی کعبہ بنا کر دیکھ لے
نقشِ گوہر جو ہویدا ہو تیرے دل پر بھی
پھر میرے دل کو تُو محور بنا کر دیکھ لے
دَہر میں نورِ خدا وجہِ تسلی جو نہ ہوا
نورِ گوہر کو پھر دل میں سما کر دیکھ لے
جنسِ الفت میں محسوس ہو کمیابی تو
حسنِ یونسؔ پہ سے پردہ اُٹھا کر دیکھ لے

☆......☆......☆

۱۶ فروری ۲۰۰۷

(لندن)

محبت ہوں

......☆......

میں محبت ہوں عشق ہوں اُس کا
میں تصور ہوں نقش ہوں اُس کا
میری سانسوں میں اُس کی خوشبو ہے .... میں شجرِ عشق میں کھلتا گلاب ہوں اُس کا
میں ہوں اظہارِ حُسن نقشِ مجسم دلبر
میں ہی پیمانہ رنگ و بُو ہوں اُس کا
بحرِ وحدت میں چھپا عشق کی طغیانی ہوں .... میں مچلتے ہوئے قالب کا سکوں ہوں اُس کا
میں ہوں وعدہ وفا نقرہ حسن آرا بھی
عشق میں غرق ہوں میں عہدِ عشق ہوں اُس کا
محیطِ روح میں اِک عشقِ بیکراں ہوں میں .... میں پنکھڑی میں چھپا ثمرِ عشق ہوں اُس کا
مجھ کو ڈھونڈے ہے جہاں صورتِ امکانی میں
نشاں سے دور میں اِک نقشِ سفر ہوں اُس کا
اُس سے ملتے ہیں یونسؔ جو ملے رُخ اُن کا .... وہ ہی جوہر ہے نہاں گو کہ عیاں نقش اُس کا

☆......☆......☆

۱۲ جون ۲۰۰۵

(لندن)

یونہی برسوں

......☆......

میں سسکتا رہا یونہی برسوں......اور بلکتا رہا یونہی برسوں
اُن کو پانے کی دوڑ دھوپ بھی کی......پر تڑپتا رہا یونہی برسوں
پاس آ کر وہ دور ہوتے گئے......دیکھتا میں رہا یونہی برسوں
اُن کو چھونے کی آرزو تو کی......پر ترستا رہا یونہی برسوں
اُن کی چاہت میں دو قدم ہی چلا......آہ بھرتا رہا یونہی برسوں
عشق کیا ہے فریبِ خود گیری......خود سے اُلجھا رہا یونہی برسوں
آہ کیا ہے،نشاں ہے خرمنِ عشق......کسمساتا رہا یونہی برسوں
عشق خود سر ہے ضد کا پکا ہے......میں تماشا بنا رہا برسوں
عشق کی گرہ روح سے لگتی ہے......جسم روتا رہا یونہی برسوں
یونسؔ الجھن کی الجھنیں کیا ہیں......خود کو کوسا کیا یونہی برسوں

☆......☆......☆

۱۸ اکتوبر ۲۰۰۴

(لندن)

صاحبِ منزل

......☆......

میں تنہا تھا یا تنہا رہ گیا ہوں ...... مسافر تھا سفر میں کھو گیا ہوں
سفر کی آرزو خانہ بدوشی دے گئی ہے ...... میں گم راہِ محبت ہو گیا ہوں
مسافر تھا تو منزل جستجو تھی ...... میں منزل کے سحر میں کھو گیا ہوں
سفر کرنا ہے ساری عمر تیری راہ گزر پر ...... اِسی شاہراہ پہ میں کھو گیا ہوں
منور ہو رہی ہیں دل کی شاہرائیں ولیکن ...... میں چشمِ آرزو میں رو رہا ہوں
چلے چلتے رہیں گے جانبِ منزل ...... کہ ہمراہ دم بدم ہے صاحبِ منزل
یہ محفل کیا ہے؟ تیرے گیسوؤں کی مشک و عنبر ...... معطر کر رہی ہیں سانسیں تیری صاحبِ منزل
دِل مشکل ہے دل کی رونقیں اور حاصلِ جاں بھی ...... میں مشکل ہوں نہیں لیکن رہا ہوں قالبِ مشکل
طبیعت میں ہے بے تابی، سکون جان نہیں ملتا ...... بوجھ اِس لاش کا یوں ڈھو رہا ہوں
پرندے کی طرح ہر آشیاں کو چھوڑنا ہے ...... تلاش جس قفس کی ہے میں اُسی میں سو رہا ہوں
آشیاں آشیاں اُڑتا ہوں، طے کردہ ہے یہ خواری ...... اِسی میں خوش میرا صیاد ہے تو اُڑ رہا ہوں
میرا جینا نہیں جینا ہے اُس کا جو جیئے مر کے ...... میں مر کے آروزِ زندگی میں مر رہا ہوں
بھلا دیتا میں یونس کو اگر تُو سامنے ہوتا ...... تیری خاطر ہی یونس کو ابھی تک کھو رہا ہوں
کوئی آواز آئی ہے، پکارا ہے کیا تُو نے؟ ...... اِسی اُمید پر سنسان راہیں تک رہا ہوں
میں گم راہِ سفر ہوں، اے شریکِ سفر سُن لے ...... میری منزل نہیں ہے، سوئے منزل کھو گیا ہوں
بہت رویا میں اِس نادان دل کی حسرتوں پر ...... میں رُو رُو کے بس اَب چپ ہو گیا ہوں
بہت جاگا لیکن آنکھیں بجھی جاتی ہیں یونسؔ ...... کہیں وہ خواب میں آ جائیں، میں یوں سو گیا ہوں
کبھی تنہائیوں کا درد بھی حیراں ہے مجھ پر ...... کبھی میں خود پریشان ہو گیا ہوں

☆......☆......☆

۱۴ جولائی ۲۰۰۵

(دورانِ سفر۔ دبئی تا لاہور)

شاہِ عشق

......☆......

منم ادنیٰ غلام ِ ریاض شاہِ عشق ریاضم رٗ
پری پیکر حسین مورت منم شیدا ریاضم رٗ
حسین نازک ہیں پائے ریاض از حسنِ خداوندا
کہ شاہ حسن ہیں گوہر منم عاشق ریاضم رٗ
میرے کردار میں معکوس ہے کردار تُو یارم
میری گفتار میں گفتار تُو گونجے ریاضم رٗ
فضائے ریاض کا پَر تو خدا وندوں کی بستی ہے
کہ سردارِ الٰہی ہے میرا دلبر ریاضم رٗ
یہی مقصودِ ہستی ہے یہی دستورِ ریاضی ہے
کہ سرکارِ گوہر شاہی میں ضم کر لو ریاضم رٗ
کہ تنہا واقفِ سّر و رموز ِ دلبراں یونسؔ
منم ہستم کہ یک شُد شعلہ عشق ریاضم رٗ

☆......☆......☆

۱۳ اکتوبر ۲۰۰۴

(لندن)

مقصد ہمارا گوہر

......☆......

مقصد ہمارا گوہر ...... منزل ہما ری گوہر
گوہر کے گیت گاؤ ...... جشنِ گوہر مناؤ
گوہر سے جدا ہو کر ...... گمراہی ہے اندھیرا
شیطان کا وار سمجھ ...... ہے پناہ ہماری گوہر
ذکرِ گوہر شمع ہے ...... رستہ ہے حُبِ گوہر
تنہائیوں میں گوہر ...... محفل ہماری گوہر
ایمان ہمارا گوہر ...... پہچان ہماری گوہر
الفت ہماری گوہر ...... فطرت ہماری گوہر
نصرت ہماری گوہر ...... محبت ہما ری گوہر
گوہر بنا ہماری ...... وقعت نہیں ذرا سی
عقبیٰ ہماری گوہر ...... دنیا ہماری گوہر
یونسؔ گوہر کا پیارا ...... لگاتا ہے یہی نعرہ
ہے جان ہماری گوہر ...... ہے شان ہماری گوہر

☆......☆......☆

۳۰ نومبر ۲۰۰۴

(دورانِ پرواز، بنکاک تا دوبئی)

......☆......

ماسوا گوہر کے سجدہ کفر ہے .... گر خدا گوہر نہیں تو کافر ہوں میں
سر پھرا شاید کہے دنیا مجھے .... چپ نہیں رہ سکتا آج میں
دیدِ گوہر دراصل ہے دید رب .... کہہ رہا ہوں برملا، سن لو ذرا
پایا گوہر میں نے اللہ کو چھوڑکر .... رب کو چھوڑا تو ملا گوہر مجھے
سچ بتا دوں تو برا تم کو لگے .... جھوٹ کہنا ذلت و رسوائی ہے
میرے دل میں آیا ہے جب سے گوہر .... میرا مذہب دید گوہر شاہی ہے
یونسؔ بےکس تیرا منگتا گوہر .... مانگنا تیرے سوا تو کفر ہے

☆......☆......☆

(پاکستان)

مست نگاہِ ریاض کی مے

......☆......

مندرجہ ذیل اشعار با تصدیق ریاض، امام مہدی ریاض گوہر شاہی کیلئے لکھے گئے جن کو نصرت فتح علی خاں نے قوالی کی صورت میں گایا

مست آنکھوں کی قسم کھانے کا موسم آ گیا
عصمت ِ کعبہ کو ٹھکرانے کا موسم آ گیا
مسکراتا ہے کوئی چھپ چھپ کے دل کی آڑ میں
آ گیا، پی کر بہک جانے کا موسم آ گیا
ہو رہی ہیں جمع اک مرکز پہ دل کی وحشتیں
ہم نشیں شاید بہار آنے کا موسم آ گیا

﴿عضد ریاض کی کہانی مخبر ریاض کی زبانی﴾

عرفان ِ ریاض کے جو بھی سر بستہ راز کھولے گئے
سرّ ریاض کا جو بھی سرِ امتعارف کرایا گیا
حضوری ِ ریاض کی جو بھی راہ دکھائی گئی
جام ِ ریاض کے جو بھی ساغر چھلکائے گئے
مست نگاہِ ریاض کی جتنی بھی قسمیں اُٹھائیں گئیں
عشق ِ ریاض کے جتنے قلزوم مفتوح کیے گئے
نگاہِ نازِ ریاض کی جتنی نازش اُٹھائی گئیں
اہل نظر، اہل کشف، اہل دل، اہل باطن، ان کو جھٹلا کر دکھاؤ!
فخر ِ ریاض کے جتنے بحر سینہ ِ سیماب ِظفر مثل پسینہ ریاض مستغرق ہوئے
عضدِ ریاض ِ قصرمن، مخبر ریاض تن شدم
تو من شدی من تو شدم تا کس نگوئید بعد ازاں تو دیگری من دیگرم
لحمک لحمک ، جسمک جسمک

نہ ہی منزلوں کا نشاں کوئی، نہ ہی جلوتوں کا گماں کوئی
نہ ہی خلوتوں کا امتحاں کوئی، نہ ہی حلاوتوں کا سماں کوئی
وہ ریاض ہوا عضدِ ریاض اب
کہ خبر ہے! مخبرِ ریاض اب
وہ مہر کہ خبر ہی ہے بن گئی
وہ لہر کہ بحر ہی ہے بن گئی
تیری عصمتوں کا نشاں ہوا
تیرے قصرمن کا گماں ہوا
کیا خبر کہ وسیلہِ سفر، ہوا عضدِ ریاض کا اک سفر
کہ وہ مونسِ روح جنس ریاض، مخبرِ ریاض کا اک قہر
جسے کوستے ہو وہ یہاں نہیں، وہ وہاں ہے جہاں کی نہیں خبر
وہ فنا ہوئے ذاتِ ریاض میں کہ جہاں کی تم کو نہیں خبر
جھٹلانا چاہو تو کرو کاوشیں، بھلے تم ہو کوئی اہل نظر
کرو رابطے اور جھٹلاؤ ریاض، یہی کشفِ باطل کا ہے ثمر
وہ جو دستگیری کے تھے شہنشاہ، بنے طرفدارِ نفاق اب
وہ محمد تھا جو پناہ گزیں، قدموں میں ریاض کے عاق اب
گوہر شاہی ڈاٹ کام کو چھین لو، کرو باطنی قوتیں استعمال
اللہ محمد، سلطان باہو کی بڑی قوتیں ہیں بے مثال
جو وہ کر سکیں ختم ویب سائٹ، تو ریاض کا پھر کیا کمال ہو؟
رہے جاری فیض ریاض اگر، تو کہو کہ ریاض کا جمال ہو!

☆......☆......☆

19.05.2003

مہدی کا ساتھ

......☆......

مہدی کا ساتھ دینا ہے بڑھتے چلو بڑھتے چلو
مہدی نے جلد آنا ہے اُمید سے بندھے چلو
گوشہ نشیں ہوئے اگر تو گوشۂ اُلفت کھلا ...... بھر بھر کے جامِ عشق کا مدہوش تم ہو کے چلو
مہدی بنا اک سانس بھی لینا اگر حرام ہے
مہدی یہی موجود ہے مہدی کے سنگ جیئے چلو
انسانیت کو عشق کا پیغام ہم نے دینا ہے ...... عشقِ گوہر میں ڈوب کر پیغام یہ دیتے چلو
اخلاصِ حُبِ توحید ہے، مشرک تیرا وجود ہے
خود کو مٹا کہ عشق سے گوہر میں تم جیتے چلو
سُستی اُتار پھینک دو چُستی کا وقت آ گیا ...... اِک نعرۂ ریاض سے برقِ سفر کرتے چلو
مشکل سے کھیلنا ہے اب، ہمت کا ہو مظاہرہ
اب دشمنانِ مہدی سے لڑتے چلو بھڑتے چلو
گوہر کا ساتھ دینا ہی گوہر کی محبت سمجھ ...... حُبِ گوہر میں مرمٹو گوہر کے دیوانے چلو
گوہر کو مہدی ماننا برحق ہے پر پھر ساتھ دو
گوہر کو مہدی مان کر پس ساتھ تم دیتے چلو
یونسؔ وفائے ریاض میں حُبِ گوہر کا جام دے ...... تم عظمتِ ریاض میں مہدی کے گُن گاتے چلو

☆......☆......☆

۱۵ اپریل ۲۰۰۴

(لندن)

دلبری

......☆......

میرا کوئی شناسا نہیں ہے ...... کوئی نظروں کو بھاتا نہیں ہے
کتنی دشوار تھی زندگانی ...... جیسے تیسے کی میں نے بسر کی
مجھ سے پوچھے ہیں نام و نشان کیوں ...... مجھ پہ کرتے ہیں لعن و تعن کیوں
میں شرارۂ عشقِ نشان ہوں ...... کیا کبھی میں نے اس میں کسر کی
قیدِ زلف گو ہر حلقۂ جاں ...... مشغلۂ دلم قبلۂ جاں
کر رہا ہوں رقم خونِ دل سے ...... بات منظوم ہو یا نثر کی
زندگی کا نشان بندگی ہے ...... بندگی گو ہری بندگی ہے
زندگی ایسی کیا زندگی ہے ...... جو نہ عشقِ گوہر میں بسر کی
دلبری دل میں دلبر سے ثابت ...... شاعری حسن گوہر شاہی سے ثابت
حق پرستی حقائق سے محکم ...... سچ وہی جس میں تلقین صبر کی
روح سسکتی ہے دل جل رہا ہے ...... جان روتی ہے کیا ہو رہا ہے
دید مجھ کو عطا ہو گوہر اب ...... دل کو عادت نہیں ہے صبر کی

☆......☆......☆

۸ جنوری ۲۰۰۵

میں کیا چاہتا ہوں

......☆......

محبت کی ہر سُو فضاء چاہتا ہوں ...... نفرت کے در سے وِیدا چاہتا ہوں
جہاں کے شب و روز ہوں عشق آمیز ...... میں کنجِ محبت کی راہ چاہتا ہوں
کوئی زلف مشکِ محبت سے مہکے ...... میں ان گیسوؤں میں پناہ چاہتا ہوں
نہیں یاد مجھ کو سوائے محبت ...... میں کیا مانگتا تھا میں کیا چاہتا ہوں
مجھے سانپ بن کے ڈسے ہے یہ نفرت ...... میں ان دشمنوں سے پناہ چاہتا ہوں
محبت ترنم محبت ادا ہے ...... محبت مجسم بنا چاہتا ہوں
محبت کا بھوکا محبت کا پیاسا ...... جامِ محبت پیا چاہتا ہوں
محبت ہے ناپید جنسِ جہاں میں ...... میں بیمارِ الفت مرا چاہتا ہوں
خدا سے محبت تو کرتے ہیں لاکھوں ...... میں انساں میں الفت و فا چاہتا ہوں
غرضی محبت محبت نہیں ہے ...... میں گو ہر تیرا سامنا چاہتا ہوں
تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں ...... میری سادگی دیکھ میں کیا چاہتا ہوں

☆......☆......☆

۱۳ جنوری ۲۰۰۸

(لندن)

ریاض الجنہ کے راجا

......☆......

رب الارباب راریاض ہیں مالک ہمارے ...... ریاض الجنہ کے راجا راگوہر ہیں خالق ہمارے
محمدؐ مصطفیٰ کا سر جھکا تو تم نے اُٹھایا ...... اللہ پہ پیش مشکل آئی احسان تم نے چڑھایا

مولائے کل ریاضِ گوھر شاھی مرحبابکم

لقب مہدی کا نصراللہ لوگوں قرآن میں آیا ...... اسمِ ریاض ''الرٰ'' قرآن پہ چھایا
تمہارے حسن سے چندا کو رونق تم نے ہے بخشی ...... ضیاءِ ریاض سے سورج کو رونق تم نے ہے بخشی

مولائے کل ریاضِ گوھر شاھی مرحبابکم

گوہرشاہی نے سرِ اللہ دنیا کو ہے بتایا ...... ہمیں ضم کرکے غیبی عالم کا رستہ ہے دکھایا
الیاسؑ ، ادریسؑ،عیسیٰؑ بھی جہانِ غیب سے آئے ...... یہ راز ہم کو ہمارے پیارے گوہر نے بتایا

مولائے کل ریاضِ گوھر شاھی مرحبابکم

کلمہ سبقت ''لاالہ الاریاض'' ہے برحق ...... کہ جس کا منتظر اللہ بھی قرنوں سے رہا بیشک
حجرِ اسود میں جن کی صورت محمدﷺ نے بھی چومی ...... یہی تصویرِ گوہرشاہی بیت اللہ کی ٹھہری خوبی

مولائے کل ریاضِ گوھر شاھی مرحبابکم

جعفرِ صادق بولے چاند پہ تصویرمہدی ہے ...... ہے صورت جس کی لوگو سن لو وہ ہی ذاتِ مہدی ہے
نظرِ ریاض ارواح کو ذاتِ ریاض میں پالے ...... ایم ایف آئی لوگوں کے دل میں جستجوئے 'رٔا' ڈالے

مولائے کل ریاضِ گوھر شاھی مرحبابکم

جشنِ ریاض ہے عروسِ مہدی سہرا سجایا ...... نظرِ ریاض ہے عروسِ روحی چہرہ سمایا
قلبِ یونسؔ کو حاصل ہوگئی ہے صحبتِ گوہر ...... روح یونس کو عکسِ ریاض سے ہے ندرتِ گوہر

مولائے کل ریاضِ گوھر شاھی مرحبابکم

☆......☆......☆

۲۵ نومبر ۲۰۰۶

(لندن)

مشکِ ریاض

......☆......

مشکِ ریاض روح میں پھیلی ہے اِس طرح
جیسے نسیمِ ریاض کہ چنبیلی ہو جس طرح
سانسوں میں وہ گل پوش سمایا ہوا ہے یوں ...... جیسے چمن میں روح سہیلی ہو جس طرح
نرمی لبوں کی مات دے ریشم کی لچک کو
یوں خم ہے گیسوؤں میں پہیلی ہو جس طرح
شوخیِ دل کو پَر لگے عشق ریاض کے ...... نازش عروس ایسا کہ نویلی ہو جس طرح
اندازِ گفت دھیما یوں کہ دل کی سنے ہے دل
صوتِ سُریرا ایسا کہ سریلی ہو جس طرح
لوگوں کو ابھی اندازِ صحبت نہیں یونس ...... دوش ہوا پھرے ہے اکیلی ہو جس طرح
ایسے چھپایا اُس نے حسنِ حیاء کو
ایسے کہ عشق خود سے بھی شرمیلی ہو جس طرح

☆......☆......☆

۳۱ دسمبر ۲۰۰٦

(بنکاک)

☆☆☆

منجانب ِجان ِمن گوھر شاھی ......نیا کلام

......☆......

نہ بچا خرمن ِایمان کو کہ بٹتا ہے یہاں فیضان ِ ریاض
کھل جائیں گی باچھیں تیری، پڑے گی جب زلفان ِ ریاض
ہو جائے گا تُو بھی ہمسر یونس، جب بن جائے گا دل میں مکان ِ ریاض
پھر اللہ کو بھی ہو گی حیرت کہ کیسا ہے یہ غیبی انسان ِ ریاض
مرتے مرتے جیتا ہے اور جیتے جیتے بنتا ہے، پڑتی ہے جب صورت روح پر قربان ِ ریاض
آ جا دیکھ لے روح ِ یونس کہ یہی ہے اِس دور کی برہان ِ ریاض
نہ سمجھنا کہ یہ کلام انسانی ہے، بہت دور سے آیا ہے لا فانی ہے
شکل و عمل سے لگتی یہ صورتِ انسانی ہے، رحمانی ایسی کہ اللہ کو بھی حیرانی ہے
یونس تو بندہ ہی ہے، پر باطن میں گوہر کی نشانی ہے
نہ مانے جو اُس کا قول، وہ کرتا گوہر کی نافرمانی ہے
یہ، یہ نہیں یہ وہ ہے، جو تھا نہیں پر ہونے کی نشانی ہے
رنگ جائیں گے تجھے ایک ہی نظر میں، اگر خلوص سے گوہر کی ٹھانی ہے
چڑھے گا پھر تجھ پر بھی رنگِ گوہر، کہیں گے نادان لوگ یہ بشر ہے یا لا فانی ہے
بندہِ گوہر کیا ہے بس اتنا ہی کہ صورت ہے بشر کی گوہر کی حکمرانی ہے

☆......☆......☆

۱۱ فروری ۲۰۰۷

(لندن)

عظمت میرے گوہر کی

......☆......

نہ دبا سکے گی دنیا عظمت میرے گوہر کی ...... نہ بیاں میں لا سکے گی مدحت میرے گوہر کی
گونجے گا ہر جہاں میں اَب اسمِ رُریاضم ...... دیکھے گی ساری دنیا قدرت میرے گوہر کی
جو منکرِ وفا ہے وہ منکرِ خدا ہے ...... میری وفا میں مضمر نسبت میرے گوہر کی
عشق گوہر عبادت منزل ہے ذاتِ گوہر ...... چھوڑو خدا کو پاؤ قربت میرے گوہر کی
عقبِ خدا سے آئے دینِ خدا ہیں لائے ...... بتلائی ہے گوہر نے ندرت میرے گوہر کی
نبیوں کو فیض دینا اللہ کی لاج رکھنا ...... لطف وکرم ہی کرنا فطرت میرے گوہر کی
یہ زندگی گوہر کی دھڑکن پہ اُن کا قبضہ ...... اِس دل کا ہے ترانہ عظمت میرے گوہر کی
عشق گوہر سے افضل دینِ خدا نہیں ہے ...... گوہر میں جی رہا ہوں عنایت میرے گوہر کی
طالب کو رب کی الفت بھٹکے ہوئے کو جنت ...... میرے لئے ہے کافی محبت میرے گوہر کی
ہر روح میں عشق داخل ہر دل میں رب ہو حاصل ...... انساں ہو رب سے واصل چاہت میرے گوہر کی
دینِ خدا میں انساں داخل یوں ہو رہے ہیں ...... جیسے کہ خود خدا ہو رعایت میرے گوہر کی
وہ شمسِ ریاض جو کہ مغرب سے مطلع ہو ...... آئی جہاں پہ چھائی جلوت میرے گوہر کی
شرمندگی میں ڈوبا محمدؐ کا سر اُٹھایا ...... اللہ کا بھرم رکھنا سخاوت میرے گوہر کی
مہدی کا بھیس بھر کے انساں کو ہے جگایا ...... مردوں کو زندہ کرنا عادت میرے گوہر کی

☆......☆......☆

۲۵ اگست ۲۰۰۶

(سری لنکا)

از گوہر غافل مباش

نہ ہو مایوس، پرُ امیدرہ، گوہرکوآنا ہے ...... سنبھل جا لڑکھڑانے سے ابھی وعدہ نبھانا ہے
نشۂ ظلمت کا ہے، ظالم کو اِس میں غرق رہنے دو ...... ہمیں بیدار دل میں شمعِ گوہر جلانا ہے
جدائی کا قہر اُس دل پہ آتا ہے جو خالی ہو ...... تجھے مہ رُخ گوہر اِس خانہ دل میں سمانا ہے
ہجر میں جلوہ گوہر سہارا دل کو دیتا ہے ...... اِسی جلوہ گوہر کو تمہیں دل میں بسانا ہے
دلِ گوہر سے جو پیوستہ ہے وہ دل نشیمن ہے ...... اُسی دل پرسجھ رکھو گوہر کا آشیانہ ہے
قیامِ جسہ گوہر دلِ ثابت دلیل حُب ...... ضمِ گوہر دلیل عشق پس روح کا ٹھکانہ ہے
گوہر شاہی سے کیا نسبت مزارِ مسلک کو ہے ...... بمعہ جسم دوبارہ گوہر شاہی کو آنا ہے
گوہر کے جسمِ نوری سے بھلا کیا نسبتِ رشتہ ...... پدر کیسا؟ پسر کیونکر؟ وہاں صورت بہانہ ہے
وہ جسمِ گوہری مثلِ گلاب چمنِ وحدت ہے ...... وہ روحِ احمدی کا جسمِ گوہر میں سمانا ہے
وہ جسمِ مرمری نازک ترین از لالہ وگل ہے ...... وہ شجرِ نور کی کونپل سے نکلا اِک فسانہ ہے
وہ جسمِ عنبریں مکتوبِ اسمائے الٰہی ہے ...... وجودِ نور سے معمور ہے نوری ترانہ ہے
ولیکن جسمِ گوہر پر نہیں موقوف حق ان کا ...... وجودِ ریاض کی صورت الگ جو معشوقانہ ہے
ادائے اکتسابِ عشق اللہ اِک وصف اُن کا ...... ولیکن عشقِ ذاتی کی ادا بھی دلبرانہ ہے
یہ غیبت چادرِ باطن ہے جو اُوڑھی ہے شانوں پر ...... ادائے بے رُخی سے حبِ قلبی آزمانہ ہے
جنہیں توفیق ہے وہ منتظر ہیں حبِ کامل سے ...... اُن ہی کے واسطے رُخ سے انہیں پردہ اُٹھانا ہے

من ایں حق از گوهر شاهی شنیده ام

ایں راز بگفتن نمی آید ...... اگر می جستی، می یافتی!

من مشتاق جمال ریاض هستم

مزارِ بےمحل کی عزت و توقیر کیسے ہو؟ ...... دل آزاری و گستاخی کا جب ٹھہرا نشانہ ہے
زباں اقرارِ غیبت میں تو دل مائل فناء پر ہے ...... نفاق و کفر کی تبلیغ کا یہ شاخسانہ ہے
وہی مرشد، وہی دلبر، وہی دلدار ہے یونسؔ ...... کہ جس کے جلوئے رُخسار سے دل صنم خانہ ہے

گوهر را یاد کن ...... او سرمایه سعادت اَست

۱۲ دسمبر ۲۰۰۳

(لندن)

نامِ گوہر ہے پیارا

......☆......

نامِ گوہر ہے پیارا، گونجا ہے دل ہمارا .... نقشِ گوہر ہے چھایا، دل پر ہے اس کا سایہ
تم بھی پکارو گوہر گوہر کہے میں آیا .... دلبر اُسی کا گوہر جس دل میں گوہر آیا
جو ساتھ ہے ہمارے اس ہی نے گوہر پایا .... بتلا دیں رازِ گوہر جو دل سے سننے آیا
یہ ہے صدائے گوہر، یونس نے گوہر پایا .... تم بھی بسا لو دل میں، گوہر کہے میں آیا
معشوق ہوں میں سب کی، گوہر گوہر کا سایہ .... دلبر ریاض ِجانم، ریاضم ریاض را رُ
میں ہوں ندیمِ ریاضم، گوہر کا ہوں میں جایا .... یہ کیف ہے تمہی سے، محفل میں گوہر آیا
محفل میں لاؤ سب کو پیغامِ گوہر آیا .... یونس نہیں گوہر ہے جس کا رنگ ہے چھایا
پردے اُٹھاؤ دیکھو گوہر گوہر سمایا .... محفل بتا رہی ہے وہ بے نقاب آیا
عریانیاں گوہر کی کہتی ہیں ہم سے یونسؔ .... مدہوشیاں ہیں پھیلیں ایسا نشہ ہے چھایا
گوشہ نشینی میں بھی عریاں رہا ہے گوہر .... گوہر گیا ہی کب تھا جو آج گوہر آیا
گوہر کے ہیں نظارے ملتے ہیں یہ اشارے .... آنکھیں کھلی رکھو تو گوہر ہے نظر آیا
پیمانۂ گوہر ہے حُبِ گوہر اے لوگو ...... جامِ ریاض تھامو، ساقی نے ہے فرمایا
گوہر ریاضِ گوہر، جانم ریاضِ جانم .... گہرائیوں میں روح کی نامِ ریاض آیا
عشقِ گوہر میں کھوکر ہم نے گوہر کو پایا .... چشمِ ریاض پائی رندوں کو چین آیا
گوہر گوہر ہے ہرسُو، ایسا نشہ ہے چھایا .... نامِ گوہر کا صدقہ محفل میں رنگ آیا
یہ ہے ندائے قلبی ہر دل میں گوہر آیا .... ہم نے پکارا گوہر وہ دیکھو گوہر آیا
ماتھے کو چوما اُس نے سینے سے پھر لگایا .... تلوؤں کو بوسہ دے کر آداب بجالایا
پھر مسکرا کے بولے دیکھو دیوانہ آیا .... قدموں میں تیرے جینا جلوؤں میں تیرے کھونا
تیرا کرم ہے گوہر کہ بزم میں تو آیا .... جب بھی زباں ہے کھولی تیرا ہی نام آیا
میری تو دنیا تُو ہے تیرا کرم ہے چھایا .... حُبِ ریاض گوہر میرا ہے کل سرمایہ

☆......☆......☆

۲۵ مارچ ۲۰۰۵

(امریکہ)

پائے گوہر

......☆......

نقاب ڈال کر چلنا ہمیں راتوں نے سکھایا
چمک آنکھوں میں آئی کیوں ،ہمیں تاروں نے بتایا
اداسی بیٹھ کر روتی رہی چہرے پہ ہمارے
تمہارے لمس کی گرمی نے ہمیں خود سے ملایا
جنون ہوا چراغِ راہ ، بنایا عشق کو رہبر
ملی یوں راہِ گوہر ، رازِ عشق ہم نے یوں پایا
یہ پیشانی یونہی ٹکی رہے بس پائے گوہر پر
یہی ہے عزم میرا اور یہی ہے میرا سرمایہ
غیر سے غیر ملے ، ہم تو ملیں اپنوں میں
ہم ہی میں ہم سے ملو، بس یہی گوہر نے فرمایا

☆......☆......☆

۲۸ جون ۲۰۰۶

(لندن)

پاس آتے ہو

......☆......

پاس آتے ہو دور جانے کو
دور جاتے ہو دل جلانے کو

کیا تڑپنا ہی ہے تقدیر میری؟
کیا سلگنا ہے عشق آنے کو؟

دوریاں دھوکہ ہے تو میری حقیقت کیا ہے
قربتیں روحِ بکف ملتی ہیں بچھڑ جانے کو

اُن کی آمد پہ ہے سیلابِ رواں آنکھوں میں
اشکِ جاں ساز ہے اِس دل کے مچل جانے کو

عشق کی آرائی ہے دل کی عروس ہے رنگین
کون جانے گا عبث تیرے بکھر جانے کو

یہ دل تباہ ہی سہی عشق کی بقاء تو ہے
قزحِ عشق لئے اس روح کے سنور جانے کو

دل نشیں دل کی ذوق آرائی کا منبع تُو ہے
اب میرا کاسئہ دل تر ہے نکھر جانے کو

تیغِ رضائے یار سے خوں آلودہ ہوا دل
اب تو قضائے یار کا پیغام ہے مر جانے کو

گھونسلے خالی ہوئے اور پرند اُڑتے ہیں
اب کہ تڑپا ہے یہ پرند تو گھر جانے کو

صنم سے دور صنم خانے میں رکھا کیا ہے
صنم کدہ ہے صنم تیرے صنم خانے کو

ایسی بے باکی کہاں میرا مقدر بنتی
جو نہ سمجھتا اگر تو میرے مر جانے کو

دل کی دوزخ میں گنہگارِ عشق عریاں ہے
گناہِ عشق پہ مائل کیا دیوانے کو

مٹا کہ نام و نشاں میرا نشاں ڈھونڈے ہے
مجھ ہی میں مٹتا ہے مٹتا رہے مٹ جانے کو

دمِ ہمدم سے ہوا بھید یہ نم ناک الم
کوئی جاتا ہے عدم اور کوئی آنے کو

بت کدہ آرزوں کا وفاؤں کا جلا ڈالا
اب نہ یونسؔ نہ کوئی آہ ہے کچھ پانے کو

خود بخود ، خودنما، خود ساختہ، خود بیں، خود جاں
دل تڑپتا ہے میرا خود سے گزر جانے کو

آ ذرا دیکھ میرے دل کی راکھ تکتی ہے
تیری راہوں میں تیرے آج گزر جانے کو

زندگی کب کی ہے مایوس موت ہوئی
سج رہا ہے دل بے جان تیرے آنے کو

زندگی سے ہے تڑپ اور دل مردار ختم
کون کہتا ہے تڑپتا ہے تجھے پانے کو

قلبِ بسمل کی نوا تیغِ جفا اور چلا
ہاتھ کانپے ہیں تیرے دل کے پھڑک جانے کو

شکستہ قبر ہے گویا مزارِ من کی مراد
کفنِ آرزو میں دفن ہوا کوئی تجھے پانے کو

لے چلا اور چلا اور چلا تیغِ قضا
دل تیری یاد میں ڈھلتا ہے اب چھپ جانے کو

☆......☆......☆

۲ فروری ۲۰۰۴

(بھوربن۔ پاکستان)

تیری یاد

......☆......

پھر تیری یاد پر پہرہ لگا دیا تُو نے
پھر مجھے حسرتِ احساس بھلا دیا تو نے

میں چاہتا ہوں تیری یاد ہو تنہائی ہو
اشک باری ہو تیرے لمس کی گرمائی ہو

یوں تڑپتا رہوں اور شامِ زیست ڈھل جائے
پھر نئی صبح تیری دید سے شرمائی ہو

دراز گیسو تیرے راحتِ جاں ہیں
حسین لبوں پہ تیرے میری ہی رباعی ہو

تیری نگاہ میرے ساقیا قیامت ہے
نہ آئے ہوش کبھی تُو نے جو پلائی ہو

میری تو زیست پرستش سے ہے مخمور تیری
کھو جاؤں تجھ میں یوں جان میں جان آئی ہو

☆......☆......☆

۱۶ مارچ ۲۰۰۴

(دورانِ پرواز۔امریکہ)

مالکِ ریاض الجنہ

......☆......

ریاض الجنہ کے مالک کو بے حد سجود .... حسِ ادراک سے بالا ہے ان کا وجود
ان کو شیطان نے گھیرا ہے مظلوم ہیں .... تو ہی حاکم ہے گوہر، ہم محکوم ہیں
ان دلوں کی بھی امداد کر دیجئے .... تیرے بندے ہیں گوہر، یہ معصوم ہیں
ریاض الجنہ کے مالک کو بے حد سجود .... حسنِ ادراک سے بالا ہے ان کا وجود
مجھ کو ہمت دے ان کو نبھا میں سکوں .... ان کی آفات پر چپ رہوں سہہ رہوں
ان کو فہم و فراست عطا کیجئے .... تا کہ تعلیم مہدی سکھا میں سکوں
تیرے منگتے تیرے آرزو مند ہیں .... خلق گمراہ ہوئی، رہ گئے چند ہیں
تیرے لطف و کرم کا احاطہ ہو اب .... تیرا در ہے کھلا، باقی سب بند ہیں
نفس کی تطہیر ان سب کو بھاری لگے .... ان کے ایمان پہ ضرب کاری لگے
ان کو ادراک تطہیر ہو اب عطا .... ان دلوں پہ نظر اب تمہاری لگے
تیرے بندے کی اَز حد دعا ہے یہی .... ان پہ کر دے کرم کہ تیری ادا ہے یہی
قوتِ صبر مجھ کو عطا کیجئے .... میرے مالک میری التجا ہے یہی
حاملِ عکسِ ریاضی کی نعمت ملی .... دورِ غیبی میں بھی نظر گوہر ملی
لحنِ ریاضی سُنا بوئے گوہر ملی .... حاملِ عکسِ ریاضی پہ بے حد درود

☆......☆......☆

۱۰ نومبر ۲۰۰۶

(لندن)

اِس غزل کی خصوصیت یہ کہ یہ غزل سرکار کے جُسہ مبارک نے لکھی ہے،
اگر کسی کو سرکار کے درد کی طلب ہے تو یہ غزل پڑھے۔

بابا فرید کے اِس شعر سے ماخوذ
کاگا سب تن کھائیو، میرا چُن چُن کھائیو ماس
دو نیناں مت کھائیو، انہیں پیا ملن کی آس

......☆......

روک دے دھڑکن اِس دِل کی، جو تیری یاد نہ ہووے
چھین لے نور اِن آنکھوں کا، جو تیری دید نہ ہووے
پریت کا بندھن من کا ملن ہے، ملنے کو دِل روئے
درد آنکھوں کا آنسو جانیں، کاھے آنکھ نہ روئے
داس بناؤ مورے من کو، دیوتا بن بن آؤ
روم روم میں بس جاؤ، مورا تن من گوہر ہووے
اے دنیا کے لوگوں! مجھ کو چن چن زخم لگاؤ
دِل کو زخم نہ دینا مورے دل میں گوہر رہ وے
اللہ اللہ کہتے کہتے سوکھ گئی ہے زبان
یک بار جو ریاض کہاوے پل میں عاشق ہووے
ریاض جپو من کی مالا میں سمرن سنگت ہووے
مانو کہنا یونسؔ کا جو من کو ڈھارس ہووے

☆......☆......☆

۱۸ ستمبر ۲۰۰۴

(شارجہ)

میں یہ غزل حافظ ندیم صدیقی کو بخشتا ہوں، اُن کو بعد میں پتہ چلے گا کہ غزل کو بخشنے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔

گوہر تیرے لئے

......☆......

سب کو پیار دیتا رہا، بس گوہر تیرے لئے ...... سب کے وار سہتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
سارے مجھ سے ناراض ہیں، سب ہی مجھ سے بیزار ہیں ...... خون کے آنسو پیتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
لوگ دور ہوتے گئے، مجھ سے تنگ پڑتے گئے ...... میں صدائیں دیتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
کیا میں تیرا بندہ نہیں، عشق میرا دھندا نہیں؟ ...... کیوں میں ٹھوکر کھاتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
مجھ کو سب نے تنہا کیا، مجھ کو سب نے رسوا کیا ...... روز جیتا رہا روز مرتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
تُو ہی انصاف کر، دل کی حکمتیں عام کر ...... سب کے دل لبھاتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
کیا میں بے وفا شخص ہوں، کیا میں بے حیا شخص ہوں؟ ...... سب کے طعنے سنتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
اب سکت مجھ میں نہیں، اب جسم میں طاقت نہیں ...... مر گیا پر جیتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
جس کو میں نے اپنا کہا، جس کو میں نے دل میں رکھا ...... اُس کے ناز اُٹھاتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
کس سے حالِ دل میں کہوں، کس کو اپنا ہمدم کہوں؟ ...... تنہا جیتا مرتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
اُس نازنیں کو بھلا کیسے میں دلاؤں یقیں؟ ...... سب سے بات کرتا رہا، بس گوہر تیرے لئے
کیا میری اوقات ہے مجھ سے پیار کرے کوئی ...... سب محبت کرتے رہے، بس گوہر تیرے لئے
میرے مالک کر دو کرم، اپنوں سے نہ ہوا بے ستم ...... ہر ستم سہا ہے صنم، بس گوہر تیرے لئے
گوہر! مجھ میں ہمت نہیں، آنکھوں میں چمک وہ نہیں ...... کہہ دو قلبِ یونسؔ ہے وقف بس گوہر تیرے لئے

☆......☆......☆

۳۱ اگست ۲۰۰۴

(شارجہ ۔ صبح ۸ بجکر ۴۵ منٹ پر)

صحبتِ یونس

......☆......

صحبتِ یونس میں جو آئے......ریاضِ گوہر شاہی کو پائے، مست بنائے

جو بھی یہاں جھولی پھیلائے......دل میں اُس کے گوہر آئے

اور پھر وہ یہ کہتا جائے......صحبتِ یونس میں گوہر کو پائے

یونس جہاں پر جب بھی جائے......زلفِ گوہر خوشبو پھیلائے

دیکھیں یونس کو لوگ اگر تو......نظر مگر گوہر ہی آئے

بولو گوہر تو یونس آئے......یونس کہو تو گوہر آئے

کیونکہ یونس میں نام گوہر ہے......نام ہے جس کا وہ ہی آئے

گوہر آئیں گے شان سے اپنی......شانِ گوہر جو سمجھ نہ آئے

کیا دیکھو گے چہرہ گوہر......چہرہ گوہر رب کو بھائے

قدموں میں اُن کے اللہ ہوگا......اور محمدؐ پنکھا جھلائے

پھر ڈھونڈو گے یونسؔ کو تم، یونس مگر پھر نظر نہ آئے، گوہر میں ہی چھپتا جائے

☆......☆......☆

۱۳ ستمبر ۲۰۰٦

(اسٹریلیا)

صورتِ گوہر

......☆......

صورتِ گوہر میں کھو جایا کرو ...... ذکرِ گوہر سے سکوں پایا کرو
میں سُناؤں داستانِ عشقِ ریاض ...... خواب میں گوہر تم آیا کرو
چھیڑ دوں جب ذکرِ زلفِ یار تو ...... تم قصیدہ و غزل گایا کرو
تنہا تنہا جینا کیا جینا ہے یار ...... میری ہستی میں اُتر جایا کرو
میری عادت ہے تم ہی کو دیکھنا ...... تم بھی مجھ کو دیکھنے آیا کرو
کب سے بیٹھا ہوں تمہاری آس میں ...... آؤ یوں کہ پھر نہ تم جایا کرو
کیا اِسی کو عشق کہتے ہیں گوہر ...... میں تمہیں دیکھوں تو شرمایا کرو
اِس تبسم خیز ظالم سی ادا ...... یوں نہ ہم کو روز تڑپایا کرو
بس یہی دل کا تقاضا ہے گوہر ...... میں پکاروں تم کو، تم آ جایا کرو
کیوں نہیں یونسؔ کو اپنی بھی خبر ...... تم ہی آ کر اِس کو سمجھایا کرو

☆......☆......☆

یکم ستمبر ۲۰۰۴

(شارجہ۔ صبح 4:30)

تا نزع

......☆......

تا نزع تیرا انتظار رہا
پھر نہ آنکھوں کو اعتبار رہا
ہجر کے لمحے اور سالوں کی گنتی بھی چلتی ہے
مرحلہ زیست ہر لمحہ بے قرار رہا
تیری ہمراہی میرے جسم پر بھی عریاں ہے
پھر بھی ہر لمحہ تیرا بندہ اشکبار رہا
تُو نے کچھ اس طرح روح کو لبھایا کہ
نہ خود کا ہوش نہ تیرا بھی انتظار رہا
یہ شناسائی ہے تجھ سے کہ خود ہوں بیگانہ
میں نہیں ، تجھ کو بھی آپ تیرا انتظار رہا

☆......☆......☆

۱۶ مئی ۲۰۰۴

(لندن)

تیری حمد

......☆......

تیری حمد کرتا بیاں کوئی ...... تو وہ کرتا جو تجھے جانتا
تجھے عشق کرتا اگر کوئی ...... تو وہ کرتا جسے تُو چاہتا
نہ میری نواح میں وہ شوخیاں ...... نہ میری ثناء میں وہ عاجزی
تیرا مدح سرا کوئی ہوتا اگر ...... تو وہ ہوتا جس میں تُو جھانکتا
میں قریب فریبِ کفر ہوں ...... داستان میرا حالِ کفرِ عظیم کہاں
تیرا حسن کرتا بیاں کوئی ...... تو وہ کرتا جو تجھے دیکھتا
نہ زباں ہے جنسِ وطن میری ...... نہ فہم ہے حصہِ اَدب میرا
تیری آرزو کرتا جو دل کوئی ...... تو وہ کرتا جو تجھے مانتا
جیسے موت ہے کیا وہ زندگی ...... میری موت ہے میری زندگی
یوں حیات پاتا اگر کوئی ...... تو وہ پاتا جسے تُو مارتا
تجھے کیا غرض ہے سجود سے ...... تُو وراء ہے ہر اِک حدود سے
تجھے راضی کرتا اگر کوئی ...... تو وہ کرتا جو تجھے بھانپتا
تجھے دیکھنا عبودیت ...... تجھے سوچنا ہے مراقبہ
تیرے دل میں کرتا جو گھر کوئی ...... تو وہ کرتا جو تجھے سونگھتا
میری چشمِ نم کی تھی جستجو ...... تھی شکستہ دل کی تُو آرزو
تجھے دیکھتا اگر کوئی خفتہ جاں ...... تو وہ تیری آنکھوں سے دیکھتا
نہ مجھے قرینہ عشق ہے ...... نہ مجھے سلیقہ گفتگو
یونسؔ تجھے پیار کرتا اگر ...... تجھے سوچتا تجھے دیکھتا، تجھے جانتا تجھے مانتا

☆......☆......☆

۲۰۰۶

(لندن)

......☆......

تیری محفل میں گناہگاروں کی بن آئی ہے
ہم سیاہ کاروں کا مرشد بھی گوہر شاہی ہے
تیری نسبت ہی میرے دل کی حیاتِ ابدی
تیری نظریں ہی میرا دین و پارسائی ہے
میرے گوہر تیری زلفوں کے میں واری جاؤں
تیری صورت میں سّرِ حق کی رونمائی ہے
میں تو انسان ہوں ہاں میری حقیقت کیا ہے
تیری صورت پہ خدا خود بھی تو شیدائی ہے
یاگوہر ورد ہے نبیوں کا اور ولیوں کا
میں کہوں یاگوہر تو کیسی یہ دہائی ہے
میں تو مجرم ہوں خطار کار ہوں ناکارہ ہوں
تیری نسبت سے میری جان میں جان آئی ہے
میں عبدِ ریاض ہوں طالب ہوں اُن کی الفت کا
میرا طریق ِ اصل لطف ِ گوہر شاہی ہے
یہی ہے ثمر ِ فغاں طریق ِ فقیرائی ہے
دل ِ یونس نے اسی سے ہی نمو پائی ہے

☆......☆......☆

۱۹۸۷

(کراچی)

ابرِ زلفِ یار

......☆......

تیری زلفوں میں سمٹ جانے کو جی چاہتا ہے
کنجِ تنہائی میں چھپ جانے کو جی چاہتا ہے
ہر طرف دھوپ ہے نفرت کی تپش پھیلی ہے
تیری بانہوں سے لپٹ جانے کو جی چاہتا ہے
نفرتیں عام ہوئیں عشق ہے غریب الوطن
ہم ہیں پردیس میں گھر جانے کو جی چاہتا ہے
تو نے کھولے تو رکھے ہونگے دریچے گھر کے
پس کسی وقت گزر جانے کو جی چاہتا ہے
نہ تیری دید ہے باقی نہ گھنا سایہء زلف
کس کا اس دنیا میں رہنے کو جی چاہتا ہے
آہ، وہ سایہء گیسو جو میسر تھا کبھی
پھر وہی ابرِ زلف ِ یار ہو جی چاہتا ہے
اب نہ گرمی ہے تیرے لمس کی نہ مشکِ بدن
پھر بغل گیر ہوں دلبر سے یہ جی چاہتا ہے
کیا تجھے یاد ہے یونسؔ بھی ہے تیرا بندہ
تم کہیں بھول نہ جاؤ یہ جی گھبراتا ہے

☆......☆......☆

۸ جولائی ۲۰۰۴

(لندن)

......☆......

تو فقرِ محمدؐ ہے رب بھی تیرا شیدائی
تیرا جسم ہے نورانی اور روح تیری مولائی
تو صاحبِ فقرِ نبی تو عارفِ ذاتِ خدا
تومنبرِ دین ِ مبیں اے ریاض گوہر شاہی
تیری ذات سے قائم ہے اس دین کی رعنائی
تیرا کام مسیحائی ۔ تیرا نام گوہر شاہی
تو حامی ِ فقرِ نبی ۔ تو داعی ِ دیدِ خدا
تو صاحبِ اذن ِ خدا ۔ تیری شان کبریائی
تو صاحب ِ بیعت نبی ۔ تو شاہدِ ذات ِ خدا
مشغول ِ خدا ہر دم ہے ذاتِ گوہر شاہی
عاجز ہے ارے یونس لفظوں کی پیرائی
کہاں تیراقلم ناقص ۔ کہاں شانِ گوہرشاہی

☆......☆......☆

۱۹۸۸

(پاکستان)

پریم کا بھگتی

......☆......

تُو نے آنکھ کیا لگائی جگ میں ہو گئی رسوائی
میری جاں حلق کو آئی مچ گئی عالم میں دہائی
تیری الفت ایسی چھائی جیسے کالی گھٹا بَر لائی
میرے سینے میں سمائی تیری زلفوں کی گہرائی
میری دھڑکن ناچے پل پل تیری بانہوں کی اٹھلائی
میرے نیناں جگ بھر ڈھونڈیں تیری صورت گوہر شاہی
تیرے لب ہیں رس کے پیالے جس کے ہو گئے ہم متوالے
رہنا دل میں اے دل والے ،کھولو بانہوں کے تم ہالے
ہم ہیں تیرے چاہنے والے ہم کو سینے سے لگا لے
ہم کو تیری ہی تمنا ،کاش کہ تُو بھی ہم کو چاہ لے
موسم آئے دکھ کے ساجن لوٹ گئی تیری آج سہاگن
تُو نے جس کا بھاگ سجایا، دنیا اُس کو کہے ابھاگن
تیری دید ہے من کا چندن ، دکھ میں جل کہ ہو گیا کندن
جل جل آگ لگائے الجھن ، برسا پریم رُت کا ساون
یونس تمرے پریم کا بھگتی ، دیدو اِس کو جیون مکتی
کونو ایسی بھا شا بولے جیویں بولے یونس دل دکھتی

☆......☆......☆

۳ اپریل ۲۰۰۶

(لندن)

......☆......

تم سے ملی جو زندگی وہ ابھی تک جی نہیں
تم سے مل کر آرزو میں نے کسی کی بھی کی نہیں
تم سے ملا تو یوں لگا جیسے خودی کو پالیا
تم سے خودی کی خو ملی، خو جس میں خود کی بھی نہیں
عشق ہے گردابِ خو، پیمانہء پہچان ہے
تجھ سے شناسائی ہوئی تو خود سے شناسائی نہیں
اِک حال سے حالِ دیگر، بس حال کا ہی ہے سفر
رفتاں یک حال بے گماں کی جستجو کی بھی نہیں
منزل نزول حال کی اِک صورتِ سراب ہے
ساکن کیوں رہوں حال پہ کیا ھستِ روح لیکی نہیں

☆......☆......☆

۲۰۰۶

(لندن)

......☆......

تُسی جان ہماری او، گوہر اَسی جان تیری ہووے
میرے دل وچ وی آؤ گوہر، عشقے دی شالا خیر ہووے
کیوں دِسدا نیں مینوں گوہر، میں اکھاں وچ دھول پاواں
دیوے بالو محبتاں دے، کیویں نہ فیر دیدار ہووے
ترلے پاواں تُو آجا گوہر، نہ ہُن کوئی دید ہووے
نئیں اے دم دا وسا میرے، اک دن اَسی ٹر جانا
جیوندے رہندیاں آ گوہر، جے میرے نال پیار ہووے

☆......☆......☆

(لندن)

دنیا

......☆......

وجودِ گوہر سے لگتی تھی نرالی دنیا
دورِ غیبی میں بنی اِک خیالی دنیا
جلوہِ حسنِ گوہر سے تھی جمالی دنیا ...... عشق گوہر سے بنی چاہنے والی دنیا
اِک جہاں کفر کا آباد تھا جو زیر ہوا
دورِمہدی میں عشق ریاض نے پالی دنیا
ہم نشیں، ہم خرد، ہم جنس، سب بیگانے تھے ...... پھر تیرے عکس نے روحوں سے نکالی دنیا
جو تیری یاد میں بولائے ہوئے پھرتے تھے
اُن ہی کے واسطے اِک اور بسالی دنیا
وہ جو اندازِ محبت سے بھی بیگانے تھے ...... نقش گوہر سے تیرے عشق میں ڈھالی دنیا
یہی دنیا جو تیری یاد سے واقف بھی نہ تھی
اَب تیرے در پر کھڑی ہے سوالی دنیا
ہم جو جاتے ہیں تو آوازِ فلک آتی ہے ...... جا رہے ہو تو ہوئی عشق سے خالی دنیا
ہاتفِ غیب سے یہ صدا آتی ہے
ہم نے اِک اور جہاں میں ہے بسالی دنیا
آ کہ پروانہِ دل آج ہوا ہے وارد ...... یونسؔ الگوہر نے اِک اور بنالی دنیا

☆......☆......☆

۱۶ فروری ۲۰۰۷

(لندن)

......☆......

وہ حُسنِ لازوال ہیں، ہم عشق بے مثال ہیں ...... خونِ جگر سے ہم کو کچھ دشمنی ہے یونس
روتے ہیں دھڑکنوں میں روتے ہیں چاشِ حالاں ...... کعبے سے دشمنی ہے، اللہ سے بیر ہے کچھ
عشق گوہر نے ہم کو خوں خوار سا بنایا
عشقِ گوہر سے بڑھ کر کچھ بندگی نہیں ہے
سجدہ رکوع روانہ، چاش و نگاہ بہانہ ...... انسانیت سے عاری، اللہ سے بغض رکھنا
سیکھا ہے ہم نے مرنا کچھ زندگی سے ڈرنا ...... کلمہ ریاض کیا ہے؟ دلبر کی اک صدا ہے
معشوق کی وفا ہے، عاشق کی اِک ادا ہے
اُن کے لبوں کی لالی اور زلفوں کی ٹھنڈی ہوا ہے
دیوار پر لکھا ہو تو مٹ جائے گا کسی دن ...... دل پر لکھا ہے یارم، کیسے مٹائے گا زمانہ
ہم چپ ہیں دیکھتے ہیں اسرار کے خزانے ...... کیوں تم سے کہہ دیا اسرارِ نازنینہ
اُفتادِ چاشِ یارم اقرارِ دلبر ریاضم
هم خود صنم یهاں هیں وہ خود بلم وهاں هیں
آجا اَب کہ گوہر میں خود سے نہیں ملا ہوں ...... خود سے بھی کیا ہوا ملنا، جب تُو یہاں نہیں ہے
هستم که باز گشتم ، ریاضم وجودِ جانم ...... من ظاهرِ ریاضم ، تو روح میں با آمم
یونس نہیں نہیں تھا، گوہر گوہر ہی گوہر
ہر سمت ہے نظارہ، دیکھو باچشمِ گوہر

☆......☆......☆

۵ مارچ ۲۰۰۵

(لندن)

وہ مسکرا رہے ہیں

......☆......

وہ مسکرا رہے ہیں دل کو لبھا رہے ہیں ۔۔۔ تنہائیوں میں مشکل میری بڑھا رہے ہیں
پلکوں کو پلکیں چھوکر دیدار کر رہی ہیں ۔۔۔ دل چوم کر وہ میرا مجھ کو سلا رہے ہیں
زلفوں کی حسین چھاؤں، لمسِ گوہر کا مرہم ۔۔۔ عشق گوہر کی لوری مجھ کو سُنا رہے ہیں
اِک روز آئے بیٹھے پہلو میں میرے دلبر ۔۔۔ پوچھا کہ میرے ہمدم کیوں روئے جا رہے ہیں
پوچھا یہ میں نے، دلبر! دوئی کا لطف کیا ہے ۔۔۔ کہنے لگے کہ روٹھے دل کو منا رہے ہیں
میں نے کہا کہ دلبر، دل کو رلایا کیوں کر ۔۔۔ بولے کہ دردِ عشق ہم تم کو سکھا رہے ہیں
کہنے لگے کہ یونس، یونس نہیں رہا اب ۔۔۔ میں نے کہا کہ یونس کو کیوں بھُلا رہے ہیں
برجستگی سے بولے، تو خود بھُلا میں خود کو ۔۔۔ کھو جائیں خود میں ایسے کہ خود کو پا رہے ہیں
پوچھا کہ درد و غم کا انعام کیا ملے گا ۔۔۔ کہنے لگے یہی کہ غم کو بھُلا رہے ہیں
دید و شُنید ہو کر دل کی امنگ جاگی ۔۔۔ یونس چہک کے بولا کب آپ آ رہے ہیں
کہنے لگے کہ دل دل آنسو بہائے گا جب ۔۔۔ خونِ جگر پکارے تو سمجھو آ رہے ہیں
میں نے کہا کہ دلبر دل کو نچوڑ لیجئے ۔۔۔ خونِ جگر بہا دو پر کہہ دو آ رہے ہیں
اِک روز پھر وہ آئے مہ رُخ گلابِ جانم ۔۔۔ پلکوں کا لیا بوسہ اور چومے جا رہے ہیں
پوچھا نشانِ یونس ترسے ہے بے نشاں کو ۔۔۔ بولے نشانِ یونس خوں سے مٹا رہے ہیں
من یک نشانِ یارم بے کیف حال درماں ۔۔۔ تُو آرزوئے جانم تجھ کو بتا رہے ہیں
تُو عاشقی میں آخر میں معشوق میں اوّل ۔۔۔ آخر مٹا کہ تجھ کو اوّل دکھا رہے ہیں
تیرا نصیب میں ہوں میرا سراغ ہے تُو ۔۔۔ دے سبق سب ہی کو جو ہم پڑھا رہے ہیں
میں نے کہا میری جاں میرا سبق تو ہی ہے ۔۔۔ تیری ہی آرزو میں سب تجھ کو پا رہے ہیں
پھر مسکرا کے اُٹھے کہنے لگے کہ اچھا ۔۔۔ تُو بیٹھ لکھ غزل یہ اب ہم تو جا رہے ہیں
میں نے کہا کہ رُکئے، نہ جائیے خدارا ۔۔۔ کہنے لگے کہ چھوڑ و کل پھر ہم آ رہے ہیں
یونس کے پاس کیا ہے دلبر کی کچھ ادائیں ۔۔۔ کچھ لمحے، کچھ فسانے جو لکھے جا رہے ہیں

☆......☆......☆

۱۹ جنوری ۲۰۰۴

(بنکاک)

......☆......

یادِ گوہر نے دی دل پہ دستک ...... خوشبوِ یار آئی ہے دل تک
وہ شناسائی ہے دل کو اُن سے ...... نظر سے دور دل میں ہے اب تک
اِک نظر اُس نے دیکھا تھا مجھ کو ...... نظر قائم ہوئی میرے دل تک
عاشقِ عشق بننے سے تعبیر ...... فاصلہ طے ہو نظروں سے روح تک
رنگ لائے گی یہ دل نشینی ...... حسرتِ یار باقی ہے اب تک
زلفِ گوہر ہے آغوش چہرہ ...... خوشبوئے زلف پھیلی ہے دل تک
خود سے ملنا ہے دیدارِ یارم ...... صنم یار صنم ہوا دل سے روح تک
لمس ِ یارم صنم لمس ِ یارم ...... پہنچا ادراک احساسِ دل تک
اُن کی آمد کے ہیں منتظر سب ...... پر بسا کون گوہر کے دل تک
انتظار ِ صبا کچھ نہیں ہے ...... دم نہ پہنچے اگر حبسِ دم تک
عشق کی خوشیاں ہیں بکھرتی ...... کون پہنچے اب اِن کی روح تک
منفرد ہے فرد اگرچہ رُسوا ...... کون دیکھے گوہر اُس کے دل تک
جسم کی بے ثباتی گماں ہے ...... ہے گماں کا سِرا تیرے دل تک
رشکِ دائم میں کیوں مبتلا ہے ...... نقشِ یارم ہو پیدا ہے دل تک
زندگی بیتی جاتی نہیں ہے ...... رُک گئی ہے وہ تیرے قدم تک
سانس تھامے ہے آنچل گوہر کا ...... اُن کے ابرو سے زلفِ کنور تک
کوئی آہٹ ہے مجھ کو رُلاتی ...... میں کہاں پھنس گیا اس خبر تک
اُن کو آتا ہے یونسؔ بہانا ...... روزِ اوّل سے روزِ حشر تک

☆......☆......☆

۸ جنوری ۲۰۰۴

(لندن)

گوہر نے ٹھانی ہے

......☆......

یہ گوہر نے ٹھانی ہے کہ اپنی شان دکھانی ہے
بڑا ستارہ، چاند پہ صورت عظمت کی یہ نشانی ہے
ریاض کا کلمہ سورج پہ تصویر سے آنکھیں چار کرے
چپکے چپکے بات کرے کہ یہ کیسی عریانی ہے
حجرِ اسود، مندر، مسجد، ہر جا قبضہ گوہر کا
کعبہ ہو کہ عرشِ الٰہی گوہر کی حکمرانی ہے
اپنے دل پہ راج گوہر کا، تصویروں کا میلہ ہے
ہم گوہر کے شیدائی ہیں، گوہر دلبر جانی ہے
سارے خداؤں کا خدا ہے میرا گوہر شاہی
سر کٹتا ہے کٹ جائے پر حق کی بات بتانی ہے
گوہر نے جلدی آنا ہے، راہیں اُن کو تکتی ہیں
دید کی خاطر زندہ ہیں ہم، ورنہ دنیا فانی ہے
گلی گلی اور قریہ قریہ عشقِ گوہر کی بارش ہے
ہر کوئی مے نوشی میں مگن ہے، جلوؤں کی اَرزانی ہے
یونسؔ لوگوں کو کہتا ہے عشقِ گوہر میں مست رہو
گوہر پر تن من سب وارو، دنیا آنی جانی ہے

☆......☆......☆

۲۰ اکتوبر ۲۰۰۴

(لندن)

......☆......

یہ کیا عذاب ہے کہ قید ہوں خود اپنی ہستی میں
صنم کو بھول جاتا ہوں میں موجِ نفس و مستی میں
میرے گوہر تُو مجھ کو تھام کر رکھیو اندھیرے میں
کہیں میں گِر نہ جاؤں نفس کی ظلمت و مستی میں
نہیں ہے آسرا کوئی بجز اِک نقشِ تو یارم
کہیں آبِ معاصی آ نہ جائے دل کی کشتی میں
نہ جانے کس گناہ کی توبہ میں روتی ہیں یہ آنکھیں
میرا تو حال یہ ہے جی رہا ہوں خود پرستی میں
صلہ رحمی یوں کرتا ہوں کہ تُو بھی بخش دے مجھ کو
وگرنہ رحم کی فطرت نہیں تھی میری ہستی میں
تو ہی رحم و کرم فرما دے اپنے عبدِ عاجز پر
وگرنہ ظلمتوں کی آندھیاں چلتی ہیں بستی میں
یونسؔ اِک حروفِ مناجات ہی مقبول ہو
کہیں رسوا نہ ہو جائے تُو نفسِ خو پرستی میں

☆......☆......☆

۲۶ ستمبر ۲۰۰۴

(لندن ۔ صبح 06:49 پر)

Gohar Shahi is everywhere

Gohar Shahi is everywhere I see
Trust me and soon shall you see
The Moon, the Sun and the stars all shine
As Moon does, my heart does shine
As does RIAZ in His Palace dwell
He peeps through my soul as well
Man but can never love
Unless does fly his soul as a dove
Human does have faces, colors and cast
Love has no boundaries, its sphere is vast
Love knows no God, thus sends no Prophet
Love finds its place settles where does fit
Love sees no profit neither suffers a loss
Love is a servant and love is a boss
Love is a chime, which hourly does strike
Love sings the music which soul does like
Love is a rainbow that shines so bright
Shows human the way in the hateful night
Lo and behold. As Love does recall
Embrace ye Love and vow on its call
Younus does wander in the desert of hatred
Cling fast to the rope of Love in red.

10.04.2004 (London)

How do I explain what do I think of you?

How do I explain what do I think of you?
I see you in my dream
You run in my blood stream
I live on your smile
Look at me for a while
How do I explain what do I think of you?
You throb in my heart
No wonder Lord Thou art
I feel your touch in my soul
You are the destiny and my goal
How do I explain what do I think of you?

You are the apple of my eye
Your absence makes me sigh
In helplessness I cry
To grab you I try
How do I explain what do I think of you?
The world is so dark
So how would I walk?
With you, I would talk
You in heart, I would lock
How do I explain what do I think of you?
You are my Lord
You are my God
You smile and you nod
Your absence is a sword
~~~~~~~
10.12.2004

Mehdi In The Moon, Messiah In The Moon

Mehdi in the Moon, Messiah in the Moon
He shines upon everyone, returns very soon

He goes round and round, showering love
Ruling hearts and souls, Mehdi in the Moon

He travels through all regions, he blesses all nations
His mercy encompasses all, he holds no reservations

He loves all human, he blesses men and women
Mehdi in the Moon, Messiah in the Moon

14.07.2006

Halqa Jamal e Yaaram

O people of Moses! Lo and Behold, We are your destination
We have come to fulfil the promise that once we made
Halqa Jamal e Yaaram......................His Beauty embraces me
His Fragrance is my House
Me the sinner of love.................have mercy on me, O my Lord Riaz
O those who failed to observe loyalty (wafa)
Come and meet me as I am the trader of Loyalty
I grumble naught of the lack of Loyalty
As does under a great weight lay the stone of loyalty
I am the Spirit of the Temples and faith of the mosques
You hear me in the Flute of Krishna and observe me in the fire of Sinai
I am drunk with the Wine that fly off thy EYES
My Faith travels on that path leading to your tresses
Night-long sighs are the weight of my love for you
Thy Beauty perches on my heart as does dwell the dew on flowers
I am still searching for the Sigh that turns into prayer
The Sigh that reaches your heart is about to die
I am the Shadow of Loyalty, I am the wealth of Loyalty
I am the cause in increase of faith
I am the friend whom you bow down in Sajda
I am the friend of whom you bow down before
Heart is the place of Love, Eyes are the passage to heart
The Continuation of tears carries on with every breath burnt with sadness
How could people know of me, O Younus
That I too belong to those who love GOHAR SHAHI, The King of all Kings

06.05.2005 (Sharjah)

حسنِ مجسم

......☆......

یہ زلفِ گوہر اور گلابی نگاہیں ...... ہیں سانسیں یہ بہکی شرابی فضائیں
وہ عارض کی لالی وہ بکھرا تبسم ...... وہ پلکوں کا گھیرا ہماری پناہیں
یہ آغوشِ گوہر یہ بانہوں کا حلقہ ...... گلے مل رہی ہیں ہماری وفائیں
وہ رخسارِ گوہر وہ نظروں کے پہرے ...... کیوں یاد آئیں ہم کو ہماری خطائیں
وہ حسنِ مجسم یہ جلوؤں کی بارش ...... یہ مشتاق دل اور تمہاری عطائیں
یہ لہراتی زلفیں معطر معطر ...... کہیں ہو نہ جائیں شرابی ہوائیں
وہ رخ پہ شرارت وہ ترچھی نگاہیں ...... ہمیں مار دیں گی تمہاری ادائیں
بڑی جان لیوا یہ تیری جدائی ...... فراق و ہجر اور ہماری صدائیں
کبھی تیرے دل پہ مچلتی تو ہوں گی ...... تڑپتی سسکتی ہماری یہ آہیں
تیرا رخ ہو دل پر اور بانہوں کے سائے ...... بھلا دیں ہمیں سارے جہاں کی جفائیں
یہ دل اور دھڑکن کہیں کھو کیوں جائیں ...... انہیں ڈھونڈتی ہیں تمہاری پناہیں
یہ رو رو کے کہتی ہیں یونسؔ کی آہیں ...... ہوئی شام اب تو گوہر آ بھی جائیں

☆......☆......☆

۱۳ ستمبر ۲۰۰۳

(لندن)

معشوق روحی ریاض دلبر

......☆......

یونس بسان ِ کسانِ به رفتم

ظهور هو ا تیرا رفته رفته

سمایا هے شمس و قمر میں گوهر شاهی

ریاضم نیاضم به مشکور حملن

فا قصر ریاض نحنو مهلن

فا معشوق ازلی وَ حملی ریاضم

ریاضم روحی ریاضم با اسمی با جسمی

ریاضم قلبی و ریاضم روحی

فا ارضی قلبی وا لا اسرار روحی

یونس بسان ِ کسان ِ به رفتم

به رفتم مر کب مآ سم ِ ضم

☆......☆......☆

۲۰۰۶

(مراکش)

......☆......

یونس کے بھید سے وہ خودآگاہ نہیں ہے ...... پس اتنا جانتا ہے کہ گمراہ نہیں ہے
اندازِ گفتگو سے یہ احساس ہوا ہے ...... کچھ کچھ خیال یار ہے ہمراہ نہیں ہے
اُس کے گمان پر اُسے جانے ہے اگر تُو
تو حسنِ ظن یار کو سمجھا ہی نہیں ہے
صوتِ ریاض ساز ہے اُس مشکِ ختن کا ...... جس کی نوائے یار کا دل چشمِ راہ ہے
دھڑکن دل کرتی ہے طواف جس مورتِ عشق کا ...... اُن ہی حسین لمحوں کا یہ دل گواہ ہے
اُس جنبشِ تکرار سے روح پاش پاش ہے
لمس ریاض مچلے ہے پلکوں کی راہ ہے
روح دامنِ ریاض میں مشغول عشق ہے ...... اب ریاض کو اِس روح سے کرنا نباہ ہے
یہ دل تو جلا آتشِ عشقِ ریاض میں ...... پر دل کے ارد گرد کی دنیا تباہ ہے
آثارِ زیست ہیں نہ رمق زیست کی باقی
سلگے ہوئے اُس دل کی یہ اِک تڑپی آہ ہے
اِس کارہائے عشق کا ایندھن وجودِ من ...... آنچل میں چھپی سمٹی ہے اُن کی نگاہ ہے
من کی مراد کیا ہے ظنِ من ہمہ از اُوست ...... این حلقہ ہائے جان و تن اُن کی پناہ ہے
یونسؔ فریبِ عشق پہ اب غم نہ کیجیو
دلبر فریبِ راہ سے گوہر براہ ہے

☆......☆......☆

۲ فروری ۲۰۰۴

(بھوربن ۔ پاکستان)

......☆......

زندگی بیت رہی ہے تیرے خیالوں میں .... کچھ تو ملنے کی تڑپ ہے میرے سوالوں میں
کچھ تو جذبات کا اظہار وبالِ جاں .... کچھ سمجھ بوجھ نہیں تیرے چاہنے والوں میں
تو نہاں کیا ہوا، احساسِ زیست روٹھ گیا .... اور اضافہ ہوا کچھ درد دینے والوں میں
عیب جوئی پہ مائل ہے جہانِ غیبت یہاں .... کوئی تو ہو جو رہے بھرم رکھنے والوں میں
شدت مٹ گئی جو ہوا درد عریاں .... میرا شمار نہیں ظرف رکھنے والوں میں
کوئی نشاں نہ ملا راہِ عشق میں میرا .... میں معّمہ ہی رہا عشق کرنے والوں میں
کچھ میری آرزوئیں ہی مجھے رلاتی ہیں .... کچھ رلایا ہے مجھے ظلم کرنے والوں نے
میں تماشائی ہوں جی بھر کے دیکھ لی دنیا .... کوئی تیرا نہیں ہے تیرے چاہنے والوں میں
تماشۂ کرم چاہتے ہیں یقیں ہونے کو .... بے غرض تجھ سے محبت کہاں دیوانوں میں
تیرا ہونا نہیں، نہ ہونے کا سوال عبث .... جو نہیں تھا وہ ہوا آج ہونے والوں میں
یہ رازِ عشق نہیں خون رواں اشکِ رواں .... کاش کچھ پائے کوئی اشک کے خزانوں سے
مجھے زباں نہ ملی تا وقت کہ دلبر نہ ملا .... راز کو راز رکھا میں نے سننے والوں میں
کہاوتیں تو ملی عشق کی مجنوں نہ ملا .... لیلیٰ ناپید ہے لیلائی کے فسانوں میں
عشق ملتا نہیں مجبور کیا جاتا ہے .... زور ہے جبر ہے پس عشق کی کمانوں میں
خودی کے بھنور میں کھویا نہ خود نہ اُن کی خبر .... خبر ہے یار کی یاری ہے یار والوں سے
کیا کوئی جرمِ خیالِ غمِ یاراں ہے کیا .... کیا کوئی کسر رہی اِن کے ستم ڈھانے میں

☆......☆......☆

۲۰۰۵

(لندن تا دبئی)

......☆......

لا الہ الا ریاض یونس حامل ِ الریاض

را مم را

را ال را

مالک الکل املاک راریاض گوہر شاہی مرحبا

شہنشاہ الٰہی گوہر شاہی

عماد اللہ را ال را ریاض

رب اعلیٰ را ریاض کی زلفوں پہ لاکھوں سجود

سرکار سردار راریاض مرحبابکم فی المحفلنا

راسرکار راسردار راریاض

☆......☆......☆

۲ فروری ۲۰۰۷

(لندن)

چہرہ ذوالجلال

......☆......

چہرہ ذوالجلال اور مزاج دلبرانہ ہے
میرے گوہر شاہی تجھ کو دل میں بسانا ہے

گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر--یا گوہر

تیرا ہی ارادہ ہے اور تیری ہی تمنا ہے
تجھ پہ جینا مرنا تیرا عشق ہی کمانا ہے

گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر--یا گوہر

آج تیری ذات کا چرچا ہے زمانے میں
روز آنا جانا ہے اور غیبت اک بہانا ہے

گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر--یا گوہر

عشقِ الٰہی دینِ الٰہی سب تیری نظر سے ہے
لیکن کچھ لوگوں کو ریاض الجنہ بھی لے جانا ہے

گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر گوہر--یا گوہر

☆......☆......☆

اشعار

......☆......

جنوں کی دستگیری کس سے ہو گر نہ ہو عریانی
گریباں چاک کا حق ہو گیا میری گردن پر

......☆......

جلاؤ اُسے جو ہو جلنے پہ مائل
بھلاؤ اسے ہو جو ہو ملنے میں مائل
تم اپنی تڑپ اپنے سینے میں رکھو
اسے بخش دو جو ہو مچلنے میں گھائل

......☆......

تھوڑا تھوڑا جھوٹ ملا لے اپنی سچی باتوں میں
ورنہ جھوٹے لوگوں میں تُو کیسے عمر گزارے گا
شہر کے چورا ہے پر تم یہ آئینہ لے کر مت جانا
ہر کوئی اپنا چہرہ دیکھ کے تم کو پتھر مارے گا

......☆......

رات کے پچھلے پہر سے کوئی ...... جانے کب سے جاگ رہا ہے
آنکھیں بند اور ہاتھ دعا میں ...... مجھ کو رب سے مانگ رہا ہے

......☆......

جسے تیری توجہ میں کمی محسوس ہوتی ہے ...... اسے بیکار اپنی زندگی محسوس ہوتی ہے
قیامت کیا بلا ہوگی ہمیں تو بن تیرے جاناں ...... قیامت ہی قیامت ہر گھڑی محسوس ہوتی ہے
اتر آتا ہے جب میرے تصور میں چہرہ تیرا ...... مجھے چاروں طرف اک روشنی محسوس ہوتی ہے

......☆......

موسمِ عشق کی صبح رہے اور شامِ زیست ڈھل جائے
دل گوہر شاہی کا تصور کرے اور جاں نکل جائے

......☆......

ملا نہ کوئی محرمِ دل، انجانوں کو حال سنانا کیا
مر گئے زندگی میں ایک بار، اب جینا کیا مر جانا کیا

......☆......

جاؤ دنیا کو بتا دو کہ مسیحا آیا ...... مہدی المنتظر گوہر عشقِ اللہ لایا
ذمہ داری ہے ہدایت کی اپنے کاندھوں پر ...... جلد آئیں گے گوہر شاہی مژدہ آیا

......☆......

مولائے کل مہدی ال منتظر رٰ ریاض گوہر شاہی مرحبا

☆......☆......☆

ایمان بالمہدی

میرا رب تو فقط رٰ ریاض گوہرشاہی ہے۔میرے سجدے وقف ہیں گوہر کے قدموں کے لئے۔میرا آقا گوہرشاہی جسم سمیت واپس آئے گا۔مزار کا پروپیگنڈا گمراہ کن ہے۔امام مہدی گوہرشاہی کا مزار سے کوئی تعلق نہیں۔گوہرشاہی نظر آئیں یا نہ آئیں سجدہ صرف گوہرشاہی کو ہوگا بس۔ہمارا رب، ہمارا مالک صرف گوہرشاہی ہے۔ہمارا سجدہ صرف گوہرشاہی کو ہوگا ہمیشہ۔عبودیت، سجدہ اور شہنشاہیت کے لائق صرف گوہرشاہی ہے۔گوہر کی توفیق سے ہم گوہر کو بغیر دلیل رب الارباب مانتے ہیں۔ہاں ہمارا رب ریاض ہمیں سب آفتوں سے بچاتا ہے اور بچائے گا۔سجدہ صرف گوہرشاہی کی نعلین میں ہی ہوگا۔

ہم منتظر ہیں آمدِ گوہر کے، مالک گوہرشاہی کا وعدہ ہے کہ اپنی شان سے واپس آئیں گے۔ہم کو چاند سورج کی حاجت نہیں، گوہر کا دل میں آنا ہی سب سے بڑا ثبوت ہے۔ہمارے قلب وروح میں رٰ ریاض آچکا ہے، ہم حقِ اصیل پا چکے ہیں، اب ہمیں تیری نشانیوں کی حاجت نہیں۔ہماری روح میں جگمگاتا رٰ ریاض تصدیقِ حقِ اصیل کے لئے کافی ہے۔

رٰ ریاض فی روحنا آیة الافضل

اے مالک گوہرشاہی۔۔۔۔ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں!

☆......☆......☆

۱۰ فروری ۲۰۰۷

Mehdi Foundation International®